بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 4

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7/جمادی الاوّل 1439 ہجری قمری ● 25/صلح 1397 ہجری شمسی ● 25/جنوری 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا
بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ
وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ
اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ:46)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 جنوری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یقیناً یاد رکھو اور کان کھولکر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جسکے آگے پہاڑ ہیچ ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

(انوار الاسلام، رُوحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 23)

123 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2017 کی مختصر رپورٹ (آغاز جلسہ سے 126 واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 123 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

● 44 ممالک کی نمائندگی، 20,048 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت

● حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,300 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

● نماز تہجد ● درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ● علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ● مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر ● ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ● احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ● 22 نکاحوں کے اعلانات ● پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ● پرسکون وخوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ● 20 تا 22/دسمبر عربی پروگرام ''اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ'' کی ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشریات ● 3 تا 5/جنوری The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقہ کیلئے لائیو پروگرام کی نشریات ☆

(قسط-2)
(30/دسمبر 2017 بروز ہفتہ)
(بقیہ پہلا دن- دوسرا اجلاس)

☆ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ قادیان نے ''سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام- رواداری اور وسعت حوصلہ کی روشنی میں'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے سورۃ الصّف کی آیت نمبر 7 کی تلاوت کی اور اپنی تقریر کے شروع میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار پڑھے۔

گالیاں سُن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں اِن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رواداری اور وسعت حوصلہ کے کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات سنائے، جن میں سے ایک واقعہ ذیل میں پیش ہے: مرزا امام دین اور نظام دین نے مورخہ 5/جنوری 1900ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے اصحاب کو اذیت پہنچانے اور تنگ کرنے کیلئے مسجد مبارک کے نیچے سے جانے والی گلی کو اینٹوں کی دیوار بنا کر بند کر دیا جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب و مہمانوں کو مسجد مبارک جانے کیلئے دوسرا لمبا چکر دار اور ناہموار اور خراب رستہ اختیار کرنا پڑتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اصحاب کو مرزا امام دین کے پاس بھجوایا کہ انہیں بڑی نرمی سے سمجھائیں کہ یہ راستہ بند نہ کریں، اس سے میرے مہمانوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ اور یہ پیشکش کی کہ اگر آپ چاہیں تو میری کوئی اور جگہ دیکھ کر بیشک قبضہ کر لیں۔ مرزا امام دین یہ سُنتے ہی غصہ سے آگ بگولہ ہو کر کہنے لگا کہ وہ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) خود کیوں نہیں آیا۔ میں تم لوگوں کو کیا جانتا ہوں۔ پھر طنزاً کہا کہ جب سے وحی آنی شروع ہوئی ہے، معلوم نہیں کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

آپ نے ضلع کے حاکم اعلیٰ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس وفد بھیج کر اپنی مشکلات کے ازالہ کی کوشش کی مگر ڈی۔سی کا رویہ بھی انتہائی مخالفانہ ثابت ہوا۔ جب اس مشکل کے ازالہ کے تمام راستے مسدود نظر آنے لگے تو آپ کی طرف سے گورداسپور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں مقدمہ درج کرایا گیا۔ مورخہ 12 اگست 1901ء کو اس مقدمہ کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہوا اور ڈسٹرکٹ جج نے مرزا امام دین پر اخراجات مقدمہ کے علاوہ ایک سو روپیہ حرجانہ بھی ڈال دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل نے حضور کی اطلاع اور مشورہ کے بغیر خرچہ کی ڈگری لے کر اس کا اجرا کروا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت گورداسپور میں فروکش تھے۔ اور آپ کی قادیان میں عدم موجودگی کے دوران سرکاری آدمی قادیان آیا۔ مرزا امام دین تو اس دوران فوت ہو چکے تھے۔ مرزا نظام دین صاحب زندہ تھے۔ مگر ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ مطلوبہ رقم ادا کرنے سے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

مَیں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے مختلف جامعات کے جو طلباء ہیں وہ اب کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور exercise کریں، exercise ایسی ہونی چاہئے کہ سارے جسم کو fit کرے

جہاں آپ نے علمی کام کرنا ہے، آپ نے تبلیغی کام کرنا ہے، تربیتی کام کرنا ہے وہاں نو جوانوں کی تربیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کے ساتھ مل کر آپ ایک وقت ایسا بھی رکھیں جہاں میدان عمل میں جا کے بھی اُن کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیں، ان کی ورزشوں میں حصہ لیں out door activities میں حصہ لیں تا کہ اُن کو احساس رہے کہ مبلغ اور مربی صرف تقریریں کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ہمارے ساتھ ہماری طرح ہی رہ کر ہماری تربیت کرنے آیا ہے، جہاں جہاں مربیان نے اس طرح کام کیا وہاں نوجوان نسل جماعت کے ساتھ بہت اچھی طرح جُڑ رہی ہے اور اس کا رپورٹس سے بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے

ایک مربی اور مبلغ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں عمومی طور پہ تربیت کا یا تبلیغی کام کرتے ہیں وہاں خاص طور پر ایسے لوگوں کو جو جماعت سے ہٹے ہوئے ہیں یا جن کی activities یا ترجیحات مختلف ہیں اُن کو قریب لائیں

اپنی صحت کا خیال رکھیں، مَیں نے دیکھا ہے بعض میدان عمل میں جا کے اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہیں اور صحت کا خیال نہیں رکھتے، اگر اِس وقت اِس ادارہ میں آجکل آپ کو عادت پڑ جائے گی، یہ آپ اپنی زندگی کا حصہ بنالیں گے کہ ہم نے ڈیڑھ گھنٹہ، ایک گھنٹہ ضرور کھیلنا ہے اور exercise کرنی ہے تو پھر یہ عادت آپ کی ساری زندگی مستقل ساتھ رہے گی

جامعہ احمدیہ یُو.کے کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل خطاب فرمودہ 2/مئی 2015ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یُو.کے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کچھ عرصہ پہلے مَیں حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی سیرت کی باتیں بتا رہا تھا جس میں یہ بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدہ سیر پر جایا کرتے تھے اور آپ کی سیرت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ بعض دفعہ ورزش کے اَور دوسرے طریقے بھی استعمال کرتے تھے۔ اس کے بعد مَیں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے مختلف جامعات کے جو طلباء ہیں وہ اب کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور exercise کریں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 6/فروری 2015ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27/فروری 2015ء) آپ کے پرنسپل صاحب نے مجھے اس کے بعد لکھا کہ ہم ایک گھنٹہ تو پہلے ہی کرتے تھے اب ڈیڑھ گھنٹہ کر دیں گے۔ لیکن عمومًا تو اکثر طلباء بڑے fit ہیں۔ لگتا ہے کہ exercise کرتے ہیں یا اُن کا structure ایسا ہے۔ لیکن جن کا موٹاپے کی طرف رجحان ہے، موٹاپا، جسم بھاری ہونا تو علیحدہ چیز ہے لیکن پیٹ کی طرف بھی تھوڑا سا دھیان کریں۔ کھائیں بے شک لیکن exercise بھی کریں۔ جب ملاقات کے لئے آتے ہیں تو اکثر مَیں پوچھتا ہوں۔ آپ کے ایک student آئے، مَیں نے پوچھا تُم موٹے ہو گئے ہو۔ کہتا ہے۔ نہیں جی۔ مَیں نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اس لئے موٹا لگ رہا ہوں۔ تو بعض کپڑے ایسے طلسماتی کپڑے ہوتے ہیں کہ اُن سے منہ بھی پھول جاتا ہے۔ اور جسم بھی انتہائی چوڑا ہو جاتا ہے جس طرح بڑے نرم آٹے کے اوپر نرم کپڑا ڈال کے ہاتھ چلا جاتا ہے۔ تو یہ ان کے پیٹ کی exercise کا حال ہے۔ اُس کو مَیں نے کہا بھی تھا پتا بھی ہو گا سمجھ بھی گیا ہو گا کہ وہ کون ہے۔ تو exercise جو ہے بڑی ضروری ہے۔ (اب ایک دوسرے سے بے شک بعد میں پوچھتے رہنا) اور exercise ایسی ہونی چاہئے کہ سارے جسم کو fit کرے۔ پیٹ کے muscles جو ہیں وہ صحیح ہونے چاہئیں۔ مَیں کھانا کھانے سے نہیں روکتا۔ بے شک کھائیں لیکن exersice بھی کریں۔ جن کے جسم بے ڈھبے ہو رہے ہیں وہ یہ دیکھیں کہ ہم نے کس طرح اپنے جسموں کو صحیح بھی رکھنا ہے اور صحت سے بھی رکھنا ہے۔ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ باقی یہاں جو پیغام پڑھا گیا کہ 'جامعہ احمدیہ علمی اور تربیتی درسگاہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آرمی کیمپ بھی ہے جہاں عاقلوں سے زیادہ دیوانوں کی ضرورت ہے'۔ جامعہ علمی درس گاہ ہے، اس کو بھی یاد رکھیں۔ اکثر نے یہی پیغام پڑھا۔ جس کا لُبّ لُباب یہی تھا کہ جامعہ احمدیہ ایسی درسگاہ ہے جہاں پاگلوں کی ضرورت ہے۔ پاگلوں کی ضرورت نہیں ہے دیوانوں کی ضرور ضرورت ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ

''مقصود مرا پورا ہو اگر مِل جائیں مجھے دیوانے دو''
(کلام محمود، صفحہ 154، ایڈیشن مارچ 2002ء مطبوعہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

تو وہ دیوانے آپ لوگوں نے بننا ہے۔ اور اس کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے اور عقل بھی ضروری ہے۔ لیکن عقل ایسی ہو جس میں جوش بھی ہو۔ علم ایسا ہو جس کا استعمال بھی صحیح ہو۔ لیکن اگر ایسی ضرورت پڑ جائے جہاں جوش کی ضرورت ہے تو اس وقت آپ لوگ صرف مصلحت کے تحت خاموش نہ رہیں۔ نہ ایسا علم کہ جہاں مصلحت سے اور علم سے مسئلہ حل ہوتا ہو وہاں جوش دکھانے والے ہوں۔ تو ان باتوں کا آپ کو خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جو تجربہ ہے یہاں کے جامعہ سے جو طلباء پاس ہو کے میدان عمل میں گئے ہیں، مربی بنے ہیں، مبلغ بنے ہیں یا دوسرے دفاتر میں لگائے گئے ہیں اچھا کام کر رہے ہیں اور عموماً ان کی اچھی رپورٹس ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ہی مَیں نے جب بھی طلباء یہاں میرے سے ملتے ہیں اور جب فائنل کلاس میدان عمل میں جاتی ہے تو ان کو یہ بھی مَیں کہتا ہوں کہ جہاں آپ نے علمی کام کرنا ہے، تبلیغی کام آپ نے کرنا ہے، تربیتی کام کرنا ہے وہاں نَو جوانوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُن کے ساتھ مل کر آپ ایک وقت ایسا بھی رکھیں جہاں میدان عمل میں جا کے بھی اُن کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیں۔ انکی ورزشوں میں حصہ لیں، out door activities میں حصہ لیں تا کہ اُنکو احساس رہے کہ مبلغ اور مربی صرف تقریریں کرنے کیلئے نہیں آیا بلکہ ہمارے ساتھ ہماری طرح ہی رہ کر ہماری تربیت کرنے آیا ہے اور اس کا بھی زیادہ اچھا اثر ہوتا ہے۔ جہاں جہاں مربیان نے اس طرح کام کیا وہاں نوجوان نسل جماعت کے ساتھ بہت اچھی طرح جُڑ رہی ہے اور اس کا رپورٹس سے بھی اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور خدام الاحمدیہ کی رپورٹس سے بھی پتا لگتا ہے کہ جو نوجوان مربیان میدان عمل میں گئے ہیں انہوں نے بہت سے بگڑے ہوئے نَو جوانوں کو جماعت کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ پس ایک مربی اور مبلغ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں عمومی طور پہ تربیت کا یا تبلیغی کام کرتے ہیں وہاں خاص طور پر ایسے لوگوں کو جو جماعت سے ہٹے ہوئے ہیں یا جن کی activities یا ترجیحات مختلف ہیں اُن کو قریب لائیں اور اس کیلئے بہترین ذریعہ ایک گیمز اور اُن کی جو اپنی activities ہیں، کھیلوں وغیرہ کی out door activities میں اُن کے ساتھ شامل ہونا ہے۔ اسی لئے جامعہ میں اس بات کی طرف توجہ دی جاتی ہے، اسی لئے مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ یہ علمی rallies، یہ فٹبال میچ یا یہ کھیلوں کے، سپورٹس کے جو پروگرام ہیں یہ صرف انعامات دینے کے لئے نہیں ہیں بلکہ آپ لوگوں کو تیار کرنے کیلئے ہیں کہ آئندہ جب میدان عمل میں جائیں تو وہاں بھی آپ اس کا استعمال کریں اور اگر استعمال نہیں کریں گے، تو ایک تو اپنی صحت کو خراب کر رہے ہوں گے کیونکہ ورزش نہ کرنے کی وجہ سے صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ دوسرے جو یہ ایک بگڑے ہوؤں کی اصلاح کا ذریعہ ہے اس سے آپ صحیح طرح فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گے اور وہ لوگ جو ذرا جماعت سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں، وہ نَوجوان جو جماعت کے کاموں میں اتنے active نہیں ہیں اُن کو قریب لانے کی جو کوشش ہو سکتی ہے اس میں صحیح کردار ادا نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ آپ کی زندگی کا مستقل حصّہ رہنا چاہئے۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض میدان عمل میں جا کے اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہیں اور صحت کا خیال نہیں رکھتے۔ اگر اِس وقت اِس ادارہ میں آجکل آپ کو عادت پڑ جائے گی، یہ آپ اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں گے کہ ہم نے ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ ضرور کھیلنا ہے اور exercise کرنی ہے تو پھر یہ عادت آپ کی ساری زندگی مستقل ساتھ رہے گی۔ پس مَیں جو خاص طور پر زور دیتا ہوں تو اس لئے کہ آئندہ جب آپ میدان میں جائیں گے تو اُس وقت بھی آپ کی کھیلوں کی اور ورزش کی عادت آپ کے ساتھ رہے۔ آپ کے جسم مضبوط رہیں اور اپنی صحت کے ساتھ ساتھ آپ دوسروں کی، نَو جوانوں کی روحانی اور جسمانی صحت کے بھی سامان کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت میں بھی برکت عطا فرمائے۔ آپکے علم میں بھی برکت عطا فرمائے۔ آپ کی عقل میں بھی برکت عطا فرمائے تا کہ وہ مقصد جو آپ کا جامعہ میں آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے سپاہیوں میں شامل ہونے کا ہے وہ آپ پورا کرنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29/دسمبر 2017)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ
جلسہ کے تین دن وہاں خیریت سے گزریں اور جس مقصد کو لے کر مخلصین جماعت اس جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں وہ مقصد حاصل کرنے والے ہوں

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بلند مقاصد کا تذکرہ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

آج دنیا کو مسیح موعود کے ماننے والوں کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

دعا کا مضمون ایسا ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ مختلف مجالس میں بھی ذکر فرمایا اور اپنی تحریرات میں بھی لکھا
دعا کیا ہے؟ اور اس کیلئے کیسی حالت اختیار کرنی چاہئے؟ دعاؤں کی قبولیت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور دعا ہی تمام مسائل کا حل ہے
اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا کھول کر بیان فرمایا ہے اور ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دعاؤں کی طرف خاص توجہ کرو

دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے اور
اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگی جائے اور آئندہ کیلئے اپنے دل کو پاک صاف رکھنے کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے

دعاؤں کیلئے اضطرار بھی ضروری ہے اور پھر اس یقین پر قائم ہونا بھی ضروری ہے کہ
ہر قسم کی اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو کام آتی ہے، وہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے

دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے

یہ ایک نکتہ ہے جو سمجھنے والا ہے جو آپ نے فرمایا کہ ہماری دعائیں جب ایک نکتہ پر پہنچ جائیں گی
اس معیار پر پہنچ جائیں گی جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر تمام جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے

اللہ تعالیٰ اُمّت مسلمہ کی آنکھیں کھولے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت سے باز آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون و مددگار بننے والے ہوں
اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کا حق ادا کرنے والا بنائے خاص طور پر قادیان میں شاملینِ جلسہ دعاؤں پر بہت توجہ دیں اور
اس جلسہ میں شمولیت کو اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی لانے والا بنائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29؍دسمبر 2017ء بمطابق 29؍فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جلسہ کے تین دن وہاں خیریت سے گزریں اور جس مقصد کو لے کر مخلصین جماعت اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں وہ مقصد حاصل کرنے والے ہوں اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا اور اپنی علمی حالتوں کو، عملی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا اور اسی مقصد کے لئے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہونا، انہیں سننا، ان سے فائدہ اٹھانا اور روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانا اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعاؤں کی طرف ایک خاص رغبت سے توجہ دینا اور اپنی ذات تک ہی دعاؤں کو محدود نہیں رکھنا بلکہ جماعت کی ترقی کے لئے خاص دعائیں کرنا۔ مخالفین جماعت جو جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے دنیا کے کسی بھی حصہ میں منصوبہ بندی کر رہے ہیں ان کے توڑ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص مدد، تائید و نصرت کے لئے دعائیں کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اسی طرح مسلمانوں کی عمومی حالت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر بعض گروہ اور حکومتیں جو حرکتیں کر رہی ہیں، جو ظلم کر رہی ہیں اور مسلمان جس طرح مسلمان کی گردن زدنی کر رہا ہے، جس طرح ان کی قتل و غارت ہو رہی ہے، ان کو تباہ کیا جا رہا ہے ان کے لئے بھی دعا کرنا آج ہمارا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سب فریق یہ ظلم کر رہے ہیں اور ان ظلموں کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اعتراض کئے جا رہے ہیں اور ان باتوں سے بھی ہم احمدیوں کے دل ہی زخمی ہوتے ہیں۔ پس اس کے لئے بھی ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور خاص طور پر وہ لوگ جو ان دنوں میں مسیح موعود کی بستی، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی بستی میں جمع ہیں انہیں خاص طور پر انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنی دعاؤں میں ان سب مقاصد کو، ان سب دعاؤں کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اور اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مقصد کے لئے بھیجے گئے تھے اس کے لئے بھی دعائیں کریں اور وہ مقصد مسلمانوں کی بھی ہدایت اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقت سے آشنا کرنا اور ان پر اسلام کی برتری ثابت کر کے انہیں اسلام کی آغوش میں لے کے آنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لے کر آنا، توحید پر ان کو قائم کرنا ہے۔ اسی طرح عمومی طور پر دنیا کے حالات کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو عقل دے اور وہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ آج دنیا کو مسیح موعود کے ماننے والوں کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

پس خاص طور پر قادیان والوں کو جو جلسہ میں وہاں شامل ہیں اور عمومی طور پر جماعت کو مَیں کہتا ہوں کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔ مسلمان اُمّت کو عقل دے اور یہ لوگ اس حقیقت کو سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادہ کو مانے بغیر نہ ان کی بقا ہے، نہ ان کی نجات ہے۔ اور نئے سال میں جب یہ داخل ہوں تو اس بات کو سمجھتے ہوئے داخل ہوں۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آ جائے۔

بہرحال دعا کا مضمون ایسا ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ مختلف مجالس میں بھی ذکر فرمایا اور اپنی تحریرات میں بھی لکھا۔ دعا کیا ہے؟ اور اس کے لئے کیسی حالت اختیار کرنی چاہئے؟ دعاؤں کی قبولیت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور دعا ہی تمام مسائل کا حل ہے۔ اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا کھول کر بیان فرمایا ہے اور ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دعاؤں کی طرف خاص توجہ

کرو۔اس ضمن میں آپ کے بعض اقتباسات میں پیش کروں گا۔

دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک بنیادی اور اصولی بات بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی‘‘۔فرماتے ہیں کہ ’’اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بُغض نہیں رکھنا چاہئے۔اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 217 تا 218، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگی جائے اور آئندہ کے لئے اپنے دل کو پاک صاف رکھنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے۔آج جو مخالفین احمدیت اپنی مخالفانہ کارروائیوں میں بڑھے ہوئے ہیں تو ہمیں ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعاؤں کے ساتھ حاضر ہونا چاہئے۔جب انسان بے چین ہو کر مُضطَر بن کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے، اس سے مانگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کو آتا ہے۔پس اس اصل کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور کبھی اس بات سے لا پرواہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں۔ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔‘‘

اور دعاؤں میں اضطراب پیدا کرنے کی حالت اور پھر قبولیت کے لئے جیسا کہ پہلے آپ نے اصولی بات بیان فرما دی کہ اپنے دلوں کی کدورتوں کو صاف کرو۔آپ فرماتے ہیں: ’’قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے‘‘ (ایک شرط دلوں کو صاف کرنا۔پھر دوسری بات اضطراب۔) ’’جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (النمل:63)‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی وہ کون ہے جو بیقراری کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔

پس دعاؤں کے لئے اضطرار بھی ضروری ہے اور پھر اس یقین پر قائم ہونا بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو کام آتی ہے۔وہی ہے جو دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔پس قادیان والوں کو میں مخاطب ہوں کہ آجکل جو احمدی خاص روحانی ماحول میں مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں رہ رہے ہیں، وہاں کچھ دن گزار رہے ہیں جو باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ اپنی نمازوں اپنے نوافل میں ایک ایسی حالت پیدا کرنے کی کوشش کریں جو اضطرار کی حالت ہے اور عمومی طور پر تمام جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر وہاں کے لوگوں کو چلتے پھرتے بھی اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے زیادہ وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنا چاہئے۔بے چین ہو ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں تا کہ احمدیوں کے لئے جہاں بھی تکلیف دِہ حالات ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنے فضل سے بہتری لائے اور دشمن کو ناکام و نامراد کرے۔

اضطرار کی حالت اور دعا کی حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ مت سمجھو کہ دعا صرف زبانی بک بک کا نام ہے بلکہ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ پنجابی میں ایک شعر ہے ؎ جو منگے سو مر رہے۔مرے سو منگن جا‘‘ (یعنی مانگنے والے کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جس طرح مر گیا۔اپنا کچھ نہیں رہتا۔اپنی ذات اپنی اَنا کو بالکل ختم کر دیتا ہے اور بالکل اپنی ذات کو فنا کر کے پھر مانگتا ہے۔یہ حالت ہو تو تب اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی حالت میں جب انسان پیش ہو تو دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں) آپ فرماتے ہیں کہ ’’دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 62، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر دعا کی اہمیت، دعاؤں اور نوافل کی طرف توجہ اور خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہم یہ کہتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرّع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے‘‘۔(حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھنا یہ بھی بڑی ضروری چیز ہے۔وہ کون سی حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں، جن کے بارے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ سارے احکامات جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔کسی کو بھی معمولی نہ سمجھا جائے) ’’اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے‘‘۔(یہ بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو پھر سزاوار ہو سکتا ہوں۔پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کرتا ہے تو فرمایا کہ ’’وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔‘‘ (یعنی تہجد کے وقت کی دعاؤں میں،) ’’کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دِل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔‘‘

تہجد کی نماز میں نوافل میں جو اضطراب اور اضطرار پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مضطر کی دعا قبول کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ اضطرار کی حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان اپنے آرام کو قربان کرے اور عبادت کے لئے اٹھے۔فرمایا کہ ’’لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں۔کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔لیکن جب کہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے‘‘۔فرماتے ہیں ’’پھر ایک اَور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے‘‘۔(کہ فضول باتیں کرنے سے زبان کو پاک رکھو۔کسی کو جذباتی تکلیف نہ پہنچاؤ۔کسی قسم کی غلط باتیں نہ کرو اور خاص طور پر وہاں جلسے کے ماحول میں تو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزارنا چاہئے۔فرمایا کہ ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے‘‘ (یعنی کہ گھر کا جو دروازہ ہے، مین انٹرنس (main entrance) ہے وہ زبان ہے) ’’جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے‘‘۔آپ فرماتے ہیں ’’پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔‘‘ (نہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے میں غفلت ہو۔نہ بندوں کے حق ادا کرنے میں غفلت ہو۔یہ دونوں باتیں سامنے رکھو۔) فرمایا کہ ’’جو اِن امور کو مدّنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یُوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا۔ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں بلکہ برتوکّل زانوئے اشتر بہ بند‘‘ (یعنی توکّل سے پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھنا یہ ضروری ہے۔) آپ فرماتے ہیں اس ’’پر عمل کرنا چاہئے جیسا کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ سے معلوم ہوتا ہے۔مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا...... ‘‘ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت کو درست کرے گا۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’مگر وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا، توبہ اور استغفار کا نہ توڑے اور عمداً گناہ نہ کرے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے‘‘ (اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ہو اور یہ پتا ہو کہ مجھے ہر وقت خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو آپ فرماتے ہیں تبھی گناہ سے انسان بچ سکتا ہے) آپ فرماتے ہیں کہ ’’دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مَفرّ نظر نہ آوے۔جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جُویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245 تا 247، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی دعا کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں: ’’دعا دو قسم (کی) ہے۔ایک تو معمولی طور سے۔‘‘ (یعنی عام دعا انسان کرتا ہے۔اور) ’’دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے‘‘ (کہ انسان دعا کو انتہا تک پہنچا دے۔ایک اضطرار کی کیفیت پیدا ہو جائے۔) آپ فرماتے ہیں ’’انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے‘‘۔(یہ نہیں کہ جب کوئی مشکل آئی تب دعا کرنی ہے۔کوئی مشکل نہ بھی پڑے تب بھی دعا کرتے رہنا چاہئے) ’’کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں

کلامُ الامام

’’قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 401)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے رُوحانی موت ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 437)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کام آتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد نمبر 10، صفحہ 122 تا 123، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن کریم جو ہے اس کی ابتدا بھی دعا ہے اور اس کی انتہا بھی دعا پر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو کہ یہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتدا بھی دعا سے ہی کی ہے اور پھر اس کو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے۔'' (سورۃ فاتحہ بھی دعا ہے اور سورۃ ناس بھی دعا ہے) ''تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا اور جب تک خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت نہ ملے یہ نیکی میں ترقی کر ہی نہیں سکتا''۔ فرمایا کہ ''ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب مُردے ہیں مگر جس کو خدا زندہ کرے۔ اور سب گمراہ ہیں مگر جس کو خدا ہدایت دے۔ اور سب اندھے ہیں مگر جس کو خدا بینا کرے''۔ فرمایا ''غرض یہ سچی بات ہے کہ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار رہتا ہے اور وہی اس سے خلاصی پاتے ہیں جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 62، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی پڑے گی۔

پھر مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''قرآن مجید میں تو صاف طور پر لکھا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ (المؤمنون:2 تا 3) یعنی جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جائے اور آستانۂ اُلوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اُسی میں محو ہو جاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اُسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہو جائے کہ ایک قسم کی رِقّت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے''۔ (یہ بھی اضطراری کیفیت پیدا ہو۔ رقت پیدا ہو۔ انسان روئے۔ دل میں ایک نرمی پیدا ہو جائے۔) فرمایا کہ ''تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے''۔ (یہ فرمایا کہ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۔ وہ مومن فلاح پا جاتے ہیں جو اپنی نمازوں میں خشیت دکھاتے ہیں۔ انتہائی عاجزی اور انکساری سے گرتے ہیں۔ ان پہ اضطراری کیفیت طاری ہو جاتی ہے) فرمایا کہ ''تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے جس سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دو محبتیں ایک جگہ جمع نہیں رہ سکتیں۔ جیسے لکھا ہے:

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں   ایں خیال است و محال است و جنوں''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 63، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

کہ تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور اس دنیا، ذلیل دنیا کو بھی چاہتا ہے یہ محض ایک خیال ہے۔ یہ ناممکن ہے اور یہ پاگل پن ہے۔ دونوں چیزیں نہیں ہو سکتیں۔ ہاں خدا کو چاہو تو دنیا ضرور مل جاتی ہے۔ لیکن صرف دنیا کو چاہنے سے خدا نہیں ملتا۔

اپنے ارادوں اور خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنے سے ہی دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے اس نکتے کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''فنا فی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد بیوی بچوں خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔'' یعنی حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے واسطے باعث رحمت بن جاؤ۔ یہ کس طرح بنو گے کہ اللہ کی طرف آ کر سب خواہشوں کو چھوڑ دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنۡہُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ وَمِنۡہُمۡ مُّقۡتَصِدٌ وَمِنۡہُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ (فاطر:33)'' (اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ ایسے ہیں جو اپنے نفس کے حق میں ظالم ہیں اور ایسے بھی ہیں جو میانہ رَو ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے ہیں) حضور فرماتے ہیں کہ ''پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں۔ سابق بالخیرات بننا چاہئے''۔ (یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنے والا بننا چاہئے) ''ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے۔''

پھر دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک جگہ کھڑے نہیں ہونا چاہئے بلکہ چلتے پانی کی طرح ہر روز مستقل انسان کو آگے بڑھتے چلے جانا چاہئے۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدّتِ رقّت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف:16)۔ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔'' (اولاد کی وجہ سے بھی اور بیوی کی وجہ سے بھی) فرمایا کہ ''دیکھو پہلا فتنہ حضرت آدم پر بھی عورت ہی کی وجہ سے آیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں بلعم کا ایمان جو حبط کیا گیا اصل میں اس کی وجہ بھی توریت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلعم کی عورت کو اس بادشاہ نے بعض زیورات دکھا کر طمع دے دیا تھا اور پھر عورت نے بلعم کو حضرت موسیٰ پر بددعا کرنے کے واسطے اُکسایا تھا''۔ آپ فرماتے ہیں ''غرض ان کی وجہ سے بھی اکثر انسان پر مصائب شدائد آ جایا کرتے ہیں'' (یعنی اولاد اور بیوی کی وجہ سے) فرمایا کہ ''تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 138 تا 139، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صرف دعاؤں کی طرف توجہ کرنے اور نیکیوں میں بڑھنے کے لئے ایک مومن کو اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اگلی نسل میں بھی نیکیوں کو اختیار کرنے کی طرف جہاں کوشش کرنی چاہئے، انہیں توجہ دلانی چاہئے وہاں ان کے لئے دعا بھی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان میں بھی نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی روح پیدا ہو۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔'' (یعنی اس بزرگ کی وجہ سے) ''اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا''۔ فرمایا کہ ''مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔'' ان کے لئے تو بڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی وہی کرتے ہیں جو حکم دیئے جاتے ہیں۔ یعنی اپنی عملی حالتوں کو ایسے بناؤ جیسے تم کو حکم دیا جاتا ہے۔

آپ دعا کی اہمیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔''

پھر آپ ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔'' (کبھی تھکتے نہیں، سستی نہیں دکھاتے) ''اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا''۔ (یہ حالات ایک جیسے نہیں رہنے۔ ان دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کا فضل انشاء اللہ آئے گا) ''وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدّل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے۔'' (خدا کی صفات میں تبدیلیاں نہیں ہوتیں بلکہ ان کا جو اظہار ہے وہ جب انسان اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے تو

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

بدل جاتا ہے) ''جس کو دنیا نہیں جانتی''۔ فرمایا کہ'' گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلّی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہیں۔'' (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 222 تا 223)

افراد جماعت کو نمازوں، دعاؤں اور نیک اعمال کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اسی طرح اپنے نیک نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ'' ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے'' آپ فرماتے ہیں کہ'' انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔'' (یہ مثالیں پہلے بھی آ چکی ہیں) ''جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137 تا 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مثال بھی دی کہ ایک ولی اللہ جہاز پہ تھے تو ان کی خاطر دوسرے بھی بچائے گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اتنی غیرت رکھتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا ہتھیار تو دعا ہے۔ اس لئے دعاؤں کی طرف ہی توجہ دینی چاہئے۔ فرمایا کہ'' مسیح موعود کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑے گا اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے۔ یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا'' اور فرمایا کہ'' یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں۔'' پھر آپ فرماتے ہیں کہ '' کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی'' (یہ کہاوت بنی ہے) ''اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تُو ایک بے سروسامان فقیر ہے تُو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ مَیں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلے میں جنگ کروں گا''۔ (یعنی تہجد کی نمازوں سے، دعاؤں سے۔) ''بادشاہ نے کہا مَیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا''۔ (تو اتنی طاقت ہے دعاؤں کی۔ اس بات کو آپ بیان فرما رہے ہیں۔) فرمایا کہ'' غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانے میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی۔'' (یعنی جنگوں کی صورت میں بھی دی گئی) ''مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں۔ اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خُشک مُلّا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نکتہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔''

(پس یہ ایک نکتہ ہے جو سمجھنے والا ہے جو آپ نے فرمایا کہ ہماری دعائیں جب ایک نکتہ پر پہنچ جائیں گی، اس معیار پر پہنچ جائیں گی جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر تمام جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ آپ کے زمانے میں جتنے مخالفین تھے وہ آپ کے سامنے ذلیل وخوار ہی ہوئے اور آج بھی اگر دشمن پر اگر فتح پانی ہے تو ان دعاؤں کے ذریعہ سے ہی پائی جا سکتی ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے)

آپ فرماتے ہیں کہ'' ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 27 تا 28، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ نے دین کی ترقی کا جو ہتھیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا ہے وہی آپ کے ماننے والوں کو بھی استعمال کرنا ہوگا۔ یہی ہتھیار ہے جو ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ مشکلات سے بھی نکالے گا اور باقی دشمن کو بھی خائب وخاسر کرے گا۔ پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا ہے جو آپ نے مُسلم اُمّہ کے لئے بھی کی۔ ہمارے جو غیر از جماعت مسلمان بھائی ہیں ان کے لئے بھی عمومی طور پر کی۔ آپ فرماتے ہیں:

رَبِّ یَارَبِّ اِسۡمَعۡ دُعَائِیۡ فِیۡ قَوۡمِیۡ وَتَضَرُّعِیۡ فِیۡ اِخۡوَتِیۡ اِنِّیۡ اَتَوَسَّلُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَشَفِیۡعِ وَ مُشَفَّعٍ لِلۡمُذۡنِبِیۡنَ۔ رَبِّ اَخۡرِجۡهُمۡ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلٰی نُوۡرِكَ۔ وَمِنۡ بَیۡدَاءِ الۡبُعۡدِ اِلٰی حُضُوۡرِكَ۔ رَبِّ ارۡحَمۡ عَلَی الَّذِیۡنَ یَلۡعَنُوۡنَ عَلَیَّ وَاحۡفَظۡ مِنۡ تَبِّكَ قَوۡمًا یَقۡطَعُوۡنَ یَدَیَّ وَاَدۡخِلۡ هُدٰكَ فِیۡ جَذۡرِ قُلُوۡبِهِمۡ وَاعۡفُ عَنۡ خَطِیۡئَاتِهِمۡ وَذُنُوۡبِهِمۡ وَاغۡفِرۡلَهُمۡ وَعَافِهِمۡ وَوَادِعۡهُمۡ وَصَافِهِمۡ وَاَعۡطِهِمۡ عُیُوۡنًا یُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَاٰذَانًا یَسۡمَعُوۡنَ بِهَا وَقُلُوۡبًا یَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَاَنۡوَارًا یَّعۡرِفُوۡنَ بِهَا وَارۡحَمۡ عَلَیۡهِمۡ۔ وَاعۡفُ عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔ رَبِّ بِوَجۡهِ الۡمُصۡطَفٰی وَدَرَجَتِهِ الۡعُلۡیَا وَالۡقَائِمِیۡنَ فِیۡ اٰنَاءِ اللَّیۡلِ وَالۡغَازِیۡنَ فِیۡ ضَوۡءِ الضُّحٰی وَرِكَابٍ لَكَ تُعَدُّ لِلسُّرٰی وَرِحَالٍ تُشَدُّ اِلٰی اُمِّ الۡقُرٰی۔ اَصۡلِحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ اِخۡوَانِنَا۔ وَافۡتَحۡ اَبۡصَارَهُمۡ وَنَوِّرۡ قُلُوۡبَهُمۡ وَفَهِّمۡهُمۡ مَا فَهَّمۡتَنِیۡ وَعَلِّمۡهُمۡ طُرُقَ التَّقۡوٰی۔ وَاعۡفُ عَمَّا مَضٰی۔ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 22 تا 23)

کہ اے میرے ربّ! میری قوم کے بارے میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری گریہ وزاری سن۔ مَیں تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہگاروں کے شفیع جس کی شفاعت قبول کی جائے گی کے واسطے تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ اے میرے رب انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال لے آ اور دُوری کے دشت سے اپنے حضور لے آ۔ اے میرے رب ان پر رحم کر جو مجھ پر لعنت کرتے ہیں اور جو میرے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ اس قوم کو ہلاکت سے بچا اور اپنی ہدایت کو ان کے دلوں میں داخل فرما اور ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما اور ان کو بخش دے اور ان کو عافیت عطا فرما اور ان کی اصلاح فرما اور ان کو پاک فرما۔ ان کو ایسی آنکھیں عطا فرما جن سے وہ دیکھ سکیں۔ ایسے کان عطا فرما جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل عطا فرما جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ سمجھ سکیں اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ان سے درگذر فرما کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔ اے میرے ربّ! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بلند مقام کے صدقے اور ان کے صدقے جو راتوں کو قیام کرتے اور صبح کے وقت جنگ کرتے ہیں اور ان سواریوں کے صدقے جو تیری (رضا کی) خاطر راتوں کو سفر کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں اور ان سفروں کے صدقے جو اُمّ القریٰ کی طرف کئے جاتے ہیں ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کے سامان فرما۔ اور ان کی آنکھیں کھول۔ اور ان کے دلوں کو منور فرما۔ اور انہیں وہ کچھ سمجھا دے جو تُو نے مجھے سمجھایا ہے اور ان کو تقویٰ کے طریق سکھا اور جو کچھ گزر چکا اس سے درگذر فرما۔ ہماری آخری دعا یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو بلند آسمانوں کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ اُمّت مسلمہ کی آنکھیں کھولے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت سے باز آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون و مددگار بننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ خاص طور پر قادیان میں شاملین جلسہ دعاؤں پر بہت توجہ دیں اور اس جلسہ میں شمولیت کو اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی لانے والا بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں

اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدّعاء، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف مومنوں کو توجہ دلانے کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ کیلئے ہے اور ساتھ ہی مومن کی یہ نشانی بتادی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہی خرچ کرتے ہیں۔پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سوچ کے ساتھ اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔شاید کچھ لوگ اور بھی ہوں دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے خرچ کرتے ہیں یا اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے ہیں لیکن مِن حَیثُ الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کیلئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور اسی طرح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

یہ جو سلسلہ قربانیوں کا ہے یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں نظر آتا ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس قربانی کا وہ اِدراک دیا ہے جو جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا میں کسی اور کو نہیں ہے اور اس کے بے شمار نمونے ہم ہر سال دیکھتے ہیں

آج کیونکہ حسب روایت جنوری کے پہلے خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس لئے اس لحاظ سے میں وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کروں گا

وقف جدید کی مالی قربانی میں حصّہ لینے والے افراد کے ایمان افروز واقعات کا بیان
افراد جماعت کا مالی قربانی کیلئے ذوق وشوق، چندہ کی برکت سے ان کی مشکلات کے دُور ہونے
مالی کشائش اور تسکین قلب عطا ہونے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت کے روح پرور واقعات کا تذکرہ

وقف جدید کے اکسٹھویں (61) مالی سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال (2017ء میں) جماعت احمدیہ عالمگیر نے وقف جدید میں 88لاکھ 62ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کی

مجموعی طور پر پاکستان اوّل نمبر پر، برطانیہ دوسرے نمبر پر اور جرمنی تیسرے نمبر پر رہے

گزشتہ سال میں 16لاکھ سے زائد افراد وقف جدید کی مالی تحریک میں شامل ہوئے، نئے شامل ہونے والوں کی تعداد 2لاکھ 68ہزار تھی

مختلف پہلوؤں سے چندہ وقف جدید میں نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا جائزہ

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے
ان کے ایمان واخلاص میں بھی اضافہ کرے اور ہر ایک اپنے ہر قول وفعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والے ہوں

عزیزم علی گوہر منور ابن مکرم وجیہ منور صاحب کی ایک کار حادثہ میں وفات۔مرحوم کی نماز جنازہ حاضر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5رجنوری 2018ء بمطابق 5رصلح 1397ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف مومنوں کو توجہ دلانے کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ (البقرۃ:273) اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہے۔اور ساتھ ہی مومن کی یہ نشانی بتادی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہیں۔فرماتا ہے۔وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ (البقرۃ:273) اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے علاوہ خرچ بھی نہیں کرتے۔پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سوچ کے ساتھ اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔شاید کچھ اَور لوگ بھی دنیا میں ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں یا اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتے ہیں لیکن مِن حَیثُ الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے۔اصل میں تو یہ سب خرچ چاہے وہ کسی انسان کی مدد کے لئے ہو یا دین کے لئے خرچ کرنا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات کے لئے تو کسی مال کی ضرورت نہیں ہے۔اس کی خاطر خرچ کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس کی مخلوق کی بہتری کے لئے اور اس کے دین کی برتری کے لئے خرچ کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔میرے پاس رکھا ہوا خزانہ مَیں پورا اُس دن تجھے دوں گا جب تُو سب سے زیادہ اس کا محتاج ہوگا۔ (کنز العمال، جلد 6، صفحہ 352، حدیث 16021، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

پس جس کو ہم بظاہر خرچ سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اصل میں خرچ نہیں ہے۔بلکہ میری رضا چاہنے کے لئے میرے کہے ہوئے مقاصد کے لئے جو خرچ تم نے کیا وہ حقیقت میں خرچ نہیں بلکہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع ہو گیا ہے اور جب تمہیں اس کی ضرورت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے واپس لوٹا دے گا۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے۔
(مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 895، حدیث 17466 مسند عقبۃ بن عامرؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن ساتھ ہی آپ نے ایک جگہ یہ بھی شرط لگائی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو گندہ مال پسند نہیں ہے۔غلط طریق سے کمایا ہوا مال پسند نہیں ہے۔بلکہ پاک کمائی اور محنت سے کمایا ہوا مال اگر اس کی راہ میں خرچ ہوگا تو قبول ہوگا۔
(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ تعرج الملائکۃ ......الخ، حدیث 7430)

پس اس بات کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہمارا مال ہمیشہ پاک مال رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کس طرح کوشش کر کے اور محنت کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی مالی تحریک میں حصہ لینے کے لئے کماتے تھے اور چندے دیتے تھے۔

صدقات دیتے تھے، اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی صدقے اور مالی قربانی کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے بعض بازار جاتے اور وہاں محنت مزدوری کرتے اور کسی کو اُجرت کے طور پر اگر ایک مُدّ بھی ملتا تو وہ اسے اس تحریک میں خرچ کرتا۔

مُدّ ایک پیمانہ ہے جس سے اناج تولا یا ناپا جاتا ہے۔ شاید کلو سے بھی کم وزن ہو یا اس کے برابر ہو۔ لیکن بہر حال وہ صحابی کہتے ہیں کہ اس وقت جن کا یہ حال تھا کہ قربانی میں تھوڑا سا حصہ ڈالنے کے لئے بازار جاتے تھے اور کمائی کرتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں جو نوازا ہے تو ان میں سے بعض کا یہ حال ہے کہ ایک ایک لاکھ درہم یا دیناران کے پاس ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ......الخ، حدیث 1416)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت آتی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس اس کاروبار اور جائیداد کے علاوہ جو ان کی تھی چالیس ہزار اشرفی جمع شدہ تھی۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ یہ سب میں دین کے لئے خرچ کر دوں گا اور خرچ کرتے رہے اور ہجرت کے وقت ان کے پاس اس میں سے صرف پانچ سو اشرفی بچی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 91 باب ذکر اسلام ابی بکرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) آج اگر اُس زمانے کی اشرفی کا جو سونے کی اشرفی تھی قیمت کے لحاظ سے اندازہ لگائیں تو شاید گیارہ بارہ ملین پاؤنڈ بنیں گے۔ ہمارا دیکھ رہا تھا ہمارے وقف جدید کا جو تمام دنیا کا بجٹ ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ تو صحابہ کا یہ حال تھا کہ جن کے پاس کچھ نہیں تھا انہوں نے بھی محنت کر کے چاہے چند پینی (penny) یا چند سینٹ (cent) دیئے ہوں، چند روپے دیئے ہوں وہ دینے کی کوشش کی اور جن کے پاس تھا انہوں نے تنگدستی کی کچھ پرواہ نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی قربانی کے قصے سنتے ہیں۔ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آپ نے بے انتہا قربانی دی۔ اسی طرح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے جو حضرت اُمّ ناصر کے والد تھے۔ انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بارے میں سنا تو فوراً کہا کہ اتنے بڑے دعوے والا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا اور فوراً بیعت کر لی اور پھر مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ سرکاری ملازم تھے۔ بڑی کشائش تھی۔ اچھی کمائی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی قربانیاں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو یہ سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانیاں کی ہیں کہ آئندہ قربانی کی ضرورت ہی نہیں۔ بہر حال یہ لوگ قربانیاں کرتے تھے۔ لیکن اس سند کے باوجود یہ نہیں کہ انہوں نے قربانیاں چھوڑ دیں۔ قربانیاں کرتے چلے گئے۔ جب گورداسپور کا مقدمہ چل رہا تھا تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوستوں میں یہ تحریک کی کہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ مقدمے کے بھی اخراجات ہیں۔ خاص طور پر جو لنگر خانہ ہے اس کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہاں قیام کی وجہ سے گورداسپور میں بھی لنگر چل رہا تھا۔ اور قادیان میں بھی لنگر چل رہا تھا۔ دونوں جگہ لنگر چل رہا تھا تو اس کے لئے جب آپ نے رقم کی تحریک کی تو اس پر خلیفہ رشید الدین صاحب جن کو اتفاق سے اسی دن تنخواہ ملی تھی جس دن ان کو اس تحریک کا پتا چلا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام تنخواہ جو اس زمانے میں چار سو پچاس روپے تھی اور بہت بڑی رقم تھی۔ آجکل کے لاکھوں کے برابر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دی۔ ان کو ان کے کسی دوست نے کہا کہ اپنے گھر کی ضروریات کے لئے بھی کچھ رکھ لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کیلئے ضرورت ہے تو پھر کس کے لئے رکھتا۔ (ماخوذ از تقاریر جلسہ سالانہ 1926ء، انوار العلوم، جلد 9، صفحہ 403) پس جب دین کیلئے ضرورت ہے تو دین کے لئے ہی سب کچھ جائے گا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے پیار سے اپنے بعض غریب احمدیوں کا بھی ذکر کیا ہے ان کی قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی ہیں جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں۔ لیکن سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں۔ باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ان کے دوست میاں عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے۔ باوجود قلّت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گئے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہو گا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلا دیا۔

(ماخوذ از ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 313 تا 314)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مَیں نے ایک دو واقعات بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے ایک دو واقعات بیان کئے۔ یہ جو مالی قربانیوں کا سلسلہ ہے یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں یہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس قربانی کا وہ اِدراک دیا ہے جو جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا میں کسی اور کو نہیں ہے اور اس کے بے شمار نمونے ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔

آج کیونکہ حسب روایت جنوری کے پہلے خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس لئے اس لحاظ سے میں وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کروں گا۔ کس طرح پھر اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کی وجہ سے انہیں اس دنیا میں بھی نواز دیتا ہے جو اُن کے ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مالی قربانی کس شوق سے لوگ کرتے ہیں اور اس نمونے پر عمل کرتے ہیں جو صحابہ کا تھا جس کا میں نے ذکر کیا کہ مالی تحریک پر صحابہ بازار جاتے تھے اور جو معمولی مزدوری ملتی تھی اس کو لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ایسے نمونے ہم میں آج بھی ملتے ہیں۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ودگو ریجن میں ہماری ایک جماعت کاری (Kari) ہے۔ وہاں اس کے قریب حکومت زمین میں فائبر آپٹک (Fibre Optic) تار بچھا رہی ہے تو کاری جماعت کے بعض خدام نے ٹھیکیدار سے بات کی کہ وہ ان کو ایک کلومیٹر کی کھدائی کا کام دے دے۔ چنانچہ کام ملنے پر جماعت کے خدام نے مل کر کھدائی کا کام کیا اور اس کے عوض ملنے والی ایک ملین فرانک سیفا کی رقم جو تقریباً کوئی بارہ سو پچاس پاؤنڈ بنتے ہیں وقف جدید کے چندہ میں ادا کر دی۔ پس یہ جذبہ ہے کہ جیسا مَیں نے کہا آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ کس طرح نوجوانوں اور بچوں کے ایمانوں میں بھی چندے کی برکت سے مضبوطی عطا فرماتا ہے اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ برکینا فاسو کے ملک میں بنفورہ ریجن کی ایک جماعت ہے۔ وہاں کے ایک ممبر اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک سفر پر جانا تھا اور وقف جدید کا سال ختم ہو رہا تھا۔ دوسری طرف فصل کی بھی برداشت ہو رہی تھی۔ کاٹی جا رہی تھی۔ تو میں نے جانے سے پہلے اپنے بچوں سے کہا کہ فصل جب مکمل ہو جائے تو اس میں سے دسواں حصہ نکال کر چندے میں دے دینا۔ یہ کہہ کر میں سفر پر چلا گیا۔ بعد میں بچے جو فصل تھی، اناج تھا تمام گھر لے آئے اور چندہ ادا نہیں کیا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا اور میں نے دیکھا، پتا کیا تو پتا لگا کہ بچوں نے تو سارا اناج گھر میں رکھ لیا ہے۔ اس پر میں نے بچوں سے کہا کہ ابھی سارا اناج گھر سے باہر نکالو اور چندے کا حصہ علیحدہ کرو۔ چنانچہ جب بچوں نے وہ سارا اناج گھر سے نکالا اور چندے کا حصہ نکال کر اسی جگہ پہ وہ واپس رکھا تو کہتے ہیں اس میں کوئی بھی کمی نہیں تھی اور بچے یہ چیز دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چندہ علیحدہ کیا ہے لیکن اس کے باوجود اناج اتنے کا اتنا ہی ہے۔ اس پر کہتے ہیں مَیں نے انہیں بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دکھایا ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ صحیح اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ان لوگوں کا ایمان ہے جو ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا، مانا۔

چندے کی برکت سے مشکلات کے دور ہونے اور مضبوطی ایمان کا بھی ایک واقعہ ہے۔ آئیوری کوسٹ کی جماعت دِپنگو ہے۔ وہاں سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست یعقوب صاحب کہتے ہیں کہ میں کافی دیر سے احمدی تھا لیکن چندے کے نظام میں شامل نہیں تھا۔ پہلے میری زندگی ہمیشہ مسائل میں گھری رہتی تھی۔ کبھی بچے بیمار رہتے تھے تو کبھی فصل کی وجہ سے پریشانی رہتی۔ لیکن گزشتہ تین سال سے میں چندہ وقف جدید کے بابرکت نظام میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی نظام کا مستقل حصہ بننے کے بعد خدا تعالیٰ نے زندگی بدل دی ہے۔ اب میرے بچے پہلے سے زیادہ صحت مند ہیں اور فصل بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کس طرح نومبایعین میں بھی قربانی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ آئیوری کوسٹ کے ایک دوست زَبُلُو احمد صاحب نے کچھ عرصہ قبل عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اپنے شہر میں اکیلے احمدی ہیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات بھی سنتے ہیں۔ بہت سے جماعتی پروگرام بھی سنتے رہتے ہیں۔ ان میں بڑا اخلاص ہے۔ انہوں نے ایمان اور اخلاص میں بڑی ترقی کی ہے۔ بیعت کے بعد فرنچ زبان میں موجود جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور اب ایک اچھے داعی الی اللہ بھی بن چکے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا گاؤں چھوڑ کر ہمارے جماعتی سینٹر کے قریب رہائش اختیار کر لی تا کہ اسلام کے متعلق زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں۔ اس دوران ان کے پاس کام کاج نہیں تھا۔ جگہ چھوڑی۔ کام میں فرق پڑا۔ کام کی تلاش میں تھے۔ صرف ان کی اہلیہ کچھ پیسے کما رہی تھی اور اس سے گھر کا خرچ چل رہا تھا۔ انہیں جب چندے کی تحریک کی گئی تو سخت حالات کے باوجود پانچ ہزار فرانک سیفا کی رقم چندے میں ادا کر دی اور کہنے لگے کہ یہ میرا اور میری فیملی کا چندہ ہے۔ ٹھیک ہے حالات خراب ہیں لیکن چندے کی برکات سے مَیں محروم نہیں رہنا چاہتا۔

چندہ دینے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی کس طرح سکون ملتا ہے۔ اس بارے میں آئیوری کوسٹ کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ بَنْدُ وکُو شہر آئیوری کوسٹ میں اسلام کا گڑھ سمجھا جاتا ہے اور مولویوں کی اکثریت ہے۔ یہاں ایک زیر تبلیغ دوست عبد الرحمن صاحب نے بیعت کی تھی۔ ان کو جماعت کے ساتھ تعارف ایک پمفلٹ کے ذریعہ ہوا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں چار سال قبل مع فیملی عیسائیت سے مسلمان ہوا تھا۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہوتا تھا لیکن جب جماعت کے متعلق پتا چلا اور مشن ہاؤس جا کر بعض سوالات کئے تو مجھے میرے سارے سوالوں کے جوابات مل گئے اور میں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں جب میں نے بیعت کی تو دسمبر کا مہینہ تھا۔ مبلغ صاحب نے مسجد میں چندہ وقف جدید کی اہمیت بتائی اور چندے کی تحریک کی۔ میری جیب میں اس وقت دو ہزار فرانک سیفا تھا جس میں سے ایک ہزار میں نے اسی وقت وقف جدید کی مدّ میں دے دیئے۔ کہتے ہیں الحمد للہ اس دن سے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی ہی بدل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں برکت ڈال دی ہے۔ جس جگہ میں کام کرتا ہوں وہاں افسروں سمیت سب میری عزت کرتے ہیں اور محدود آمدنی میں بھی اتنی برکت ہے کہ خوشحال زندگی گزار رہا ہوں۔ موصوف بیعت کرنے کے بعد پہلے دن سے ہی چندے کے نظام کا مستقل حصہ بن گئے ہیں۔

تنزانیہ کے ایک گاؤں کے ایک نومبایع جینائی پاؤلو (Jinai Paulo) صاحب کی مثال ہے۔ گاؤں کا نام

Shatimba ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں چندہ دینے کے حوالے سے بہت کنجوسی کرتا تھا۔ کہتے ہیں جب مجھے چندے کے بارے میں یاددہانی کروائی جاتی تو مَیں کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتا تھا۔ کہتے ہیں میں کوئلہ تیار کرنے کا کام کرتا ہوں اور میرے مالی حالات بھی اچھے نہ تھے اس لئے بھی چندہ دینے سے گریز کرتا تھا۔ لیکن جب سے مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مضمون سمجھ آیا ہے میری زندگی ہی بدل گئی ہے اور اس سال جب میں نے فصل لگائی تو جس کھیت سے پہلے آٹھ یا دس بوریاں ملتی تھیں اسی کھیت سے چاولوں کی چھپّن بوریاں مجھے حاصل ہوئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا نتیجہ ہے۔ جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے میری زندگی بدل گئی ہے۔ میرے مالی حالات اچھے ہو گئے ہیں۔ اب میں چھ کمروں کا نیا مکان بنا رہا ہوں اور بڑا گھر بنانے کی وجہ یہ ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ جب بھی جماعتی مہمان ہمارے گاؤں آئیں تو وہ میرے گھر میں رہیں اور مجھے میزبانی کا شرف بخشیں۔ اب یہ خرچ بھی جو اپنے رہائشی مکان کی تعمیر پہ خرچ کر رہے ہیں اس میں بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی رضا کو مقدم رکھا ہے۔ اس کے دین کے لئے خرچ کرنا ان کی پہلی ترجیح ہے۔

مالی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے مشن ہاؤس میں ایک دوست عبدالرحمن صاحب آئے اور کہنے لگے کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے پوچھا کہ آپ کیوں بیعت کرنا چاہتے ہیں تو کہنے لگے کہ میرے دادا ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور اس کی ایک نشانی یہ بتائی تھی کہ امام مہدی کے پیروکار اشاعت اسلام کے کام میں امام مہدی کی مالی امداد کریں گے۔ جب میں نے آپ لوگوں کا ریڈیو سنا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ریڈیو میں سنا جو کہ امام مہدی علیہ السلام کے آنے کا اعلان کرتا ہے اور ساتھ ہی خلیفۃ المسیح کے خطبات سنے جن میں وہ مالی قربانی کے واقعات کا ذکر کرتے ہیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ امام مہدی ہیں جن کے متعلق ہمارے دادا نے ہمیں خبر دی تھی اس لئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے بیعت بھی کی اور بڑی باقاعدگی سے چندہ بھی دے رہے ہیں اور مالی نظام میں بھی شامل ہیں۔

غربت کی انتہا کو پہنچے ہوئے جو لوگ ہیں وہ بھی مالی قربانی کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی انہیں عجیب رنگ میں نوازتا ہے اور ان کے ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے۔ گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون فاطمہ جالو صاحبہ جن کی عمر انچاس برس ہے وہ نیَامِینَا ویسٹ میں کُنڈا (Kunda) نامی گاؤں میں رہتی ہیں۔ جب انہیں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی تو کہنے لگیں کہ میرے پاس پیسے تو نہیں ہیں لیکن میری سہیلی نے کچھ دن پہلے مجھے ایک مرغی تحفہ میں دی تھی۔ اب یہ بھی وہی مثال ہے جس طرح قادیان میں ایک عورت مرغی کے انڈے اور مرغی لے کر حضرت مصلح موعود کے پاس آ گئی تھی۔ جو اُسے کسی نے تحفہ میں دی تھی کہ اگر جماعت اسے قبول کر لے تو وہ وقف جدید کا چندہ ادا کر دیں گی۔ چنانچہ انہوں نے مرغی ہی چندے میں دے دی۔ چندہ ادا کرنے کے بعد کہنے لگیں کہ میں اپنے چچا کے سلسلہ میں بہت پریشان ہوں جو گھر کے واحد کفیل تھے اور چار مہینے پہلے بدامنی کے الزام میں سینیگال میں انہیں سات سال کی سزا سنائی گئی ہے اور وہ جیل میں ہیں۔ مجھے انہوں نے دعا کے لئے خط بھی لکھا اور اس کے بعد کہتی ہیں چندہ بھی ادا کیا۔ بہرحال چندے کی بھی برکت تھی۔ کہتی ہیں دو مہینے بعد انہیں خبر ملی کہ ان کے چچا کو گورنمنٹ نے معاف کر دیا ہے اور وہ جیل سے رہا ہو گئے ہیں۔ ان کی رہائی کے متعلق جس نے بھی سنا وہ یہی کہتا تھا یہ کوئی معجزہ ہے ورنہ اس جرم میں رہائی ناممکن ہے۔ ان خاتون کے چچا لامین جالو صاحب ہیں۔ ان کو جب اس واقعہ کا پتا چلا کہ ان کی بھتیجی نے اس طرح چندہ ادا کیا تھا اور مجھے دعا کے لئے بھی لکھا تھا اور پھر ان کی رہائی بھی ہو گئی تو اس سے بہت متأثر ہوئے اور انہوں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فاطمہ صاحبہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی ہیں۔ تبلیغ بھی کرتی ہیں اور لوگوں کو بتاتی ہیں کہ چندے کی برکت کے نتیجہ میں ان کے چچا کو رہائی مل گئی جس کی وجہ سے وہ پریشان تھیں۔

پھر صرف افریقہ میں نہیں، احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ترقی یافتہ ممالک میں بھی ایمان و اخلاص کا نمونہ دکھلاتے ہیں۔ آسٹریلیا کے مبلغ سید ودود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میلبرن میں ایک خادم جو کہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں وہ وعدے کے مطابق وقف جدید کا چندہ ادا کر چکے تھے۔ لیکن جمعہ پر مالی قربانی کی طرف دوبارہ توجہ دلائی گئی اس پر اس خادم نے مزید پانچ سو پچاس ڈالر کا وعدہ کیا اور اگلے دن ادائیگی بھی کر دی۔ یہ خادم پڑھائی کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم کام بھی کرتے ہیں اور انہیں ہر پندرہ روز کے بعد پانچ سو تیس ڈالر ملتے ہیں لیکن اس ہفتے وہ کہتے ہیں ان کو بارہ سو بتیس ڈالر ملے جس کی انہیں بالکل امید نہیں تھی۔ کہنے لگے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

پھر امیر صاحب فجی ہیں، وہ نَسُر وَانگا جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بہت ہی مخلص ہیں۔ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے جب سے چندے کی ادائیگی شروع کی اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں بہت برکت ڈالی۔ ان کی اہلیہ جو کہ ایک عیسائی خاندان سے آئی ہوئی ہیں وہ کہتی ہیں کہ سب خدمت دین اور مالی قربانی کا نتیجہ ہے ورنہ ہمارے قرضے ختم ہی نہیں ہوتے تھے۔

پھر بینن کے پاراکو ریجن کی ایک پرانی جماعت ''اِنا'' ہے وہاں کے معلم حمید صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوکل زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں اور کپاس کی کاشت کرتے ہیں۔ اس سال کاشتکاروں نے کپاس چُن کر گاؤں کے پاس ایک جگہ ڈھیر لگایا تا کہ فیکٹری میں بھجوائی جائے۔ لیکن ایک دن اچانک کپاس کے ڈھیر کو آگ لگ گئی اور کروڑوں روپے کی کپاس جل کر راکھ ہو گئی۔ اس وقت صرف ایک آدمی کی کپاس بچی جو جماعت کے مخلص ممبر ہیں۔ مقامی لوگوں نے ان سے کہا کہ یہ تو ایک معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کپاس کو بچا لیا ہے۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگے کہ میرا یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے اموال کو اس لئے بچایا ہے کہ میں احمدی ہوں اور ہر ماہ اللہ کی راہ میں چندہ دیتا ہوں۔

کانگو برازاویل کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون مادام عائشہ سرکاری سکول میں پڑھاتی ہیں۔ ایک دن یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مشن ہاؤس آئیں اور اپنی شدید مالی پریشانی کا اظہار کیا۔ مالی پریشانی کی ایک وجہ خاوند کی طرف سے کچھ بھی خرچ نہ دینے کے علاوہ یہ بھی تھی کہ حکومت کی طرف سے بطور ٹیچر جو ماہانہ الاؤنس ملتا تھا وہ بھی سابقہ قرضے کی کٹوتی کی وجہ سے آدھا مل رہا تھا۔ انہوں نے قرض لیا ہوا تھا آدھی تنخواہ مل رہی تھی۔ خاوند کچھ دے نہیں رہا تھا بڑی پریشان تھی۔ یہ کہتے ہیں ان کی پریشانی سن کر ایک تو انہوں نے مجھے خط لکھنے کا کہا کہ دعا کے لئے خط لکھیں اور ایک نسخہ یہ بتایا کہ جتنی بھی توفیق ہے آپ چندہ کی ادائیگی باقاعدگی سے کیا کریں۔ کہتے ہیں انہوں نے فوراً خط تو خیر لکھا لیکن چندہ کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرنی شروع کر دی اور اپنی فیملی کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا۔ کہتے ہیں ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ خاوند نے خودبخود گھر کا کرایہ، بچے کی سکول فیس ادا کرنی شروع کر دی۔ دوسری طرف ان کی بڑی بہن جس نے والد مرحوم کی ساری جائیداد پر قبضہ کیا ہوا تھا اس نے پہلی دفعہ اپنی اس بہن کو ایک لاکھ فرانک سیفا بھیجا۔ اس احمدی خاتون نے فوراً مشن ہاؤس فون کر کے اطلاع دی کہ چندے کی برکت سے میری ساری پریشانی دور ہو گئی ہے اور پھر خود مشن ہاؤس آ کر اس رقم میں سے مزید دس ہزار فرانک سیفا چندہ ادا کیا۔

صدر لجنہ کینیڈا لکھتی ہیں کہ یونیورسٹی کی ایک بچی نے بتایا کہ ایک دفعہ میری لوکل سیکرٹری وقف جدید نے مجھے کہا کہ تم چندہ وقف جدید ضرور دو۔ خدا تعالیٰ اس طرح تمہاری مشکلات دور فرمائے گا۔ اس بچی نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت صرف پچاس ڈالر تھے جو کہ ایک سٹوڈنٹ ہونے کے ناطے میرے لئے بہت بڑی رقم تھی لیکن میں نے چندہ وقف جدید میں ادا کر دیئے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ رقم دینے کے کچھ عرصہ بعد ہی مجھے یونیورسٹی سے آٹھ سو ڈالر سکالرشپ مل گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے میری قربانی سے بہت بڑھ کے نوازا۔

مصر کے ہمارے ایک احمدی عبدالرحمن صاحب ہیں۔ کہتے ہیں جب انہوں نے لکھا۔ غالباً انہوں نے جون میں لکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ گزشتہ جمعہ کے روز میرے پاس سو مصری پاؤنڈ تھے جن میں سے پچاس پاؤنڈ میں نے جماعت کو دے دیئے اور پچاس سفر خرچ اور باقی ضروریات کے لئے رکھ لئے۔ میں اپنے گھر اور علاقے سے دور رہتا ہوں جہاں خدا کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔ اگلے دن اچانک علم ہوا کہ ماہوار تنخواہ جو بالعموم تاخیر سے آتی ہے اس دفعہ جلدی آ گئی ہے اور مجھے اسی دن وصولی کرنی چاہئے۔ تاہم میں دو دن بعد گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حکومت نے تنخواہ میں ساٹھ فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ اگلے جمعہ کو اس کا نصف بھی خدا کی راہ میں دے دوں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی لذّت عطا فرمائے۔

پھر انڈیا کے ہمارے ایک انسپکٹر سلیم خان صاحب ہیں لکھتے ہیں کہ صوبہ گجرات کی ایک جماعت سمبڑ یالہ کے دورے پر گئے تو وہاں کے ایک دوست سے فون پہ رابطہ ہوا۔ انہیں بتایا کہ ہم ایک گھنٹے تک آپ کی طرف آ رہے ہیں۔ جب ایک گھنٹے کے بعد گئے تو کہتے ہیں کہ ابھی بات چیت چل رہی تھی کہ اچانک دو آدمی آئے اور ان سے بات کی۔ اس کے بعد ان کا ریفریجریٹر اٹھا کے لے گئے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ نے کہا تھا ہم آ رہے ہیں اور پیسے ہمارے پاس آج تھے کوئی نہیں تو ریفریجریٹر گھر میں پڑا تھا۔ میں نے اس کا سودا کر دیا اور اس کو فروخت کر دیا۔ اس پہ کہتے ہیں ہم نے کہا کہ اس کی اتنی جلدی کیا تھی۔ نہ کرتے۔ ابھی بھی واپس رکھ لیں۔ انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ مرکز سے نمائندہ یا مرکز کی نمائندگی میں کوئی ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو خالی ہاتھ جانے دیں۔ ریفریجریٹر کا کیا ہے فرتج ہم دوبارہ خرید لیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے۔ موصوف کرائے کے گھر میں رہتے ہیں۔ مستری کا کام کرتے ہیں لیکن اپنی تنگدستی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے گریز نہیں کیا۔

اسی طرح انڈیا سے ہی انسپکٹر وقف جدید منور صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جماعت ساندھن صوبہ یوپی کے دورے کے دوران ایک دوست کے پاس چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ آپ کل صبح آ جائیں پھر دیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں اگلے روز میں دوبارہ ان کے گھر گیا تو موصوف نے بتایا کہ پیسوں کا انتظام نہیں ہوا۔ ان بچوں کو دیکھیں۔ بچوں میں قربانی کی کتنی روح ہے۔ ان کی چھوٹی بیٹی پاس کھڑی سن رہی تھی وہ اپنے والد کے پاس آ کر کہنے لگی کہ آپ نے مجھے وعدہ کیا تھا کہ سردی بڑھ رہی ہے اور آپ مجھے سردیوں میں جوتے خرید کر دیں گے۔ آپ نے میری سردی کے جوتوں کے لئے جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں۔ بچی نے ضد کر کے اپنے والد سے یہ رقم حاصل کی اور ساری چندہ وقف جدید میں ادا کر دی اور کہنے لگی کہ جوتے تو بعد میں بھی آتے رہیں گے پہلے چندہ لے لیں۔ ویسے تو میں نے ان کو کہا ہوا ہے کہ ایسے گھروں کا، ایسے لوگوں کا خیال رکھا کریں اور وہ دینا بھی چاہیں تو ان سے نہ لیا کریں لیکن بہرحال بعض لوگ مجبور کرتے ہیں اور ضد کر کے دیتے ہیں لیکن جماعت کو بعد میں ان کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔

پھر انڈیا کے وقف جدید کے ایک انسپکٹر فرید صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نومبر کے مہینہ میں یوپی میں وقف جدید کے مالی دورے پر گیا تو معلوم ہوا کہ میرٹھ میں بھی ایک احمدی گھر ہے جو کئی سالوں سے جماعت کے رابطے میں نہیں ہے۔ چنانچہ جب ان کے گھر پہنچے اور انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا ہم صرف وقف جدید میں ہی نہیں بلکہ تمام چندہ جات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا موصوف نے اپنا باشرح لازمی چندہ کا بجٹ لکھوایا اور ساتھ ہی وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیمات کے چندہ جات کا بجٹ بھی بنوایا اور پندرہ ہزار روپے اسی وقت چندہ وقف جدید میں بھی ادا کر دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کی بابرکت تحریک کی بدولت ایک خاندان کا جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطہ بھی بحال کر دیا۔ پس جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہماری طرف سے،

ہمارے کارکنان کی طرف سے سستی ہوتی ہے۔ جماعتوں سے رابطہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ رابطہ نہیں ہوتا۔اس لئے سارے نظام کو بھی فعال ہونا چاہئے تا کہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

یہ چند واقعات ہیں جو میں نے بیان کئے۔ یہ جہاں دین کی خاطر مالی قربانیوں کے کرنے کے بارے میں ہمیں علم دیتے ہیں وہاں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی سچائی اور اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے کی بھی ایک دلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ احباب جماعت کا ایمان اور یقین ترقی کرتا رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ قربانیوں میں بڑھتے جائیں۔

گزشتہ سال میں جماعت نے وقف جدید میں جو قربانیاں دی ہیں اور جماعتوں کی جو پوزیشن ہے اس بارے میں اب کچھ بتاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31 ردسمبر کو وقف جدید کا ساٹھواں سال ختم ہوا ہے۔ یکم جنوری سے اکسٹھواں نیا سال شروع ہو گیا ہے اور جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے دوران سال وقف جدید میں اٹھاسی لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں۔ الحمد للہ۔ پاکستان کے علاوہ، وہ تو مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلے نمبر پہ ہوتا ہی ہے۔ باقی جو دنیا میں وقف جدید میں پوزیشن ہے وہ پہلے دس ملکوں کی اس طرح ہے کہ برطانیہ پہلے نمبر پر ہے، جرمنی دوسرے نمبر پر ہے تحریک جدید میں یہ الٹ تھا، امریکہ تیسرے نمبر پر، کینیڈا چوتھے نمبر پر، ہندوستان پانچویں نمبر پر، آسٹریلیا چھٹے نمبر پر، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے ساتویں نمبر پر، انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر، پھر نویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی جماعت ہے گھانا دسویں نمبر پر، گھانا نے بھی اس دفعہ کافی ترقی کی ہے۔

مقامی کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں اضافہ کرنے والے ممالک میں اس سال کینیڈا سرفہرست ہے۔اس نے کافی ترقی کی ہے۔اس کے علاوہ افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا نے کافی ترقی کی ہے۔ تراسی فیصد اضافہ کیا ہے۔ مالی نے پچپن فیصد اضافہ کیا ہے۔ سیرالیون نے پینتالیس فیصد اضافہ کیا ہے۔ کیمرون نے پینتالیس فیصد اضافہ کیا ہے۔ غانا نے چوبیس فیصد اضافہ کیا ہے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت زائد وصولیاں کی ہیں۔

شاملین کی تعداد، اصل تو یہ چیز ہے کہ شاملین بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سولہ لاکھ سے زائد چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اور نئے شامل ہونے والوں کی تعداد دو لاکھ اڑسٹھ ہزار ہے اور شاملین میں اضافے کے اعتبار سے نائیجیریا نمبر ایک پہ ہے، پھر سیرالیون ہے، پھر نائیجر ہے، پھر بینن ہے، پھر مالی ہے، پھر کیمرون ہے، آئیوری کوسٹ ہے، سینیگال ہے، برکینا فاسو ہے، گیمبیا ہے، گنی بساؤ ہے، پھر کینیا ہے، تنزانیہ ہے، زمبابوے ہے، انہوں نے نمایاں کام کیا ہے۔

وقف جدید میں دو چندے ہوتے ہیں۔ اطفال کا اور بالغان کا۔ چندہ بالغان میں پاکستان اور کینیڈا کا زیادہ کام ہے لیکن اس دفعہ آسٹریلیا نے بھی کیا ہے۔ بالغان میں پاکستان میں جو پہلی تین پوزیشنیں ہیں اس میں پہلے نمبر پہ لاہور ہے، دوسرے پہ ربوہ ہے، تیسرے پہ کراچی۔ اور اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے پہلے نمبر پہ اسلام آباد، پھر راولپنڈی، پھر سرگودھا، پھر گجرات، پھر عمر کوٹ، پھر حیدرآباد، پھر میرپور خاص، پھر ڈیرہ غازی خان، پھر کوٹلی کشمیر اور پھر کوئٹہ۔

پاکستان میں وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں اسلام آباد شہر، ٹاؤن شپ، گلشن اقبال کراچی، سمن آباد لاہور، راولپنڈی شہر، عزیز آباد کراچی، دہلی گیٹ لاہور، مغلپورہ لاہور، سرگودھا شہر اور ڈیرہ غازی خان شہر ہیں۔

اطفال کی تین بڑی جماعتیں ہیں اوّل لاہور، دوم کراچی، سوم ربوہ۔ اور اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک پہ سرگودھا، نمبر دو پہ راولپنڈی، نمبر تین پہ گجرات، نمبر چار فیصل آباد، نمبر پانچ حیدرآباد، نمبر چھ نارووال، سات نمبر پہ ڈیرہ غازی خان، آٹھویں پہ کوٹلی کشمیر، نویں پہ شیخوپورہ اور دسویں پہ بدین۔

برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں نمبر ایک پہ ووسٹر پارک، نمبر دو پہ مسجد فضل، نمبر تین برمنگھم ساؤتھ، نمبر چار جلنگھم، نمبر پانچ برمنگھم ویسٹ، چھ نیو مولڈن، سات گلاسگو، آٹھ اسلام آباد، نو پٹنی اور دس ہیز۔ اور ریجن کے لحاظ سے لنڈن بی نمبر ایک پہ، لنڈن اے دو، پھر مڈلینڈز، نارتھ ایسٹ، مڈل سیکس، ساؤتھ لندن، اسلام آباد، ایسٹ لندن، نارتھ ویسٹ، اور ہرٹس (ہارڈ فورڈ شائر) اور سکاٹ لینڈ۔

امریکہ کی پہلی دس جماعتیں ہیں سلیکون ویلی نمبر ایک پہ، پھر سیاٹل، ڈیٹرائٹ، سلور سپرنگ، سینٹرل ورجینیا، بوسٹن، لاس اینجلس ایسٹ، ڈیلس، ہیوسٹن نارتھ اور لورل (Lourel)۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں ہیمبرگ نمبر ایک پہ، فرینکفرٹ دو، ویزبادن، پھر گراس گراؤ، مورفلڈن والڈورف۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں ہیں روئیڈر مارک، نوئس، مہدی آباد، نیڈا، فریڈبرگ، کوبلنز، فلورز ہائیم، وائن گارٹن، پنّے برگ اور لانگن۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں ہیں نمبر ایک پہ وان، پھر کیلگری، پھر پیس ولیج، بریمپٹن، وینکوور، مسی ساگا۔ دس بڑی جماعتیں ہیں ڈرہم نمبر ایک پہ، پھر ایڈمنٹن ویسٹ، سسکاٹون ساؤتھ۔ ونڈسر، بریڈفورڈ، سسکاٹون نارتھ، مونٹریال ویسٹ، لائیڈ منسٹر، ایڈمنٹن ایسٹ، ایبٹس فورڈ۔ اور دفتر اطفال میں پانچ نمایاں جماعتیں ڈرہم نمبر ایک پہ، پھر بریڈفورڈ، سسکاٹون ساؤتھ، سسکاٹون نارتھ، لائیڈ منسٹر۔ اور دفتر اطفال میں پانچ نمایاں امارتیں پیس ویلیج نمبر ایک پہ، کیلگری، وان، وینکوور، ویسٹن۔

بھارت کی صوبہ جات کے لحاظ سے نمبر ایک پہ کیرالہ، پھر جموں کشمیر، پھر تلنگانا، کرناٹک، پھر تامل ناڈو، پھر اُڈیشہ، ویسٹ بنگال، پھر پنجاب، پھر اُتّر پردیش، پھر مہاراشٹرا۔ اور وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی جو جماعتیں ہیں وہ ہیں کالیکٹ نمبر ایک پہ، پھر حیدرآباد، پھر پاٹھا پریام، پھر قادیان، پھر کولکتہ، پھر بینگلور، پھر کانور ٹاؤن، پینگاڈی، کارولائی اور کارُوناگاپلی۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں ہیں نمبر ایک پہ کاسل ہل، نمبر دو برزبن لوگان، مارزڈن پارک، پھر ملبرن لانگ وارن، بیروِک، پیزتھ، پلمپٹن، بلیک ٹاؤن، ایڈیلیڈ ساؤتھ اور کینبرا۔ دفتر اطفال میں آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں برزبن لوگان، پیزتھ، برزبن ساؤتھ، ملبرن بیروک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، ملبرن لانگ وارن، پلمپٹن، کاسل ہل، مارزڈن پارک، ماؤنٹ ڈروئیٹ۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے ایمان واخلاص میں بھی اضافہ کرے اور ہر ایک اپنے ہر قول وفعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد میں ایک نماز جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا جو عزیزم علی گوہر منور ابن وجیہ منور صاحب کا ہے۔ یہاں آلڈرشاٹ یُوکے کے ہیں۔ 23 ردسمبر 2017ء کو اپنی فیملی کے ساتھ جرمنی جاتے ہوئے کولن شہر کے نزدیک ان کی کار کو حادثہ پیش آ گیا۔ ٹائر پھٹ گیا تھا۔ والدہ ان کی کار چلا رہی تھی۔ پانچ سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ علی گوہر وقف نَو کی تحریک میں شامل تھے۔ اس کے دادا چوہدری منور حفیظ صاحب کا تعلق نارووال سے تھا۔ انہوں نے علی کا نام اپنے پڑدادا حضرت علی گوہر صاحب کے نام پر رکھا تھا جو کہ خاندان کے پہلے احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جبکہ عزیزم علی کے نانا مکرم محمد ادریس صاحب کا تعلق حیدرآباد دکن سے ہے۔ علی کی والدہ نصرت جہاں ہمارے دفتر کی انگلش ڈاک ٹیم میں کام کرتی ہیں۔ حادثہ میں جیسا کہ میں نے کہا اس کی والدہ ہی گاڑی چلا رہی تھیں۔ نصرت جہاں کی والدہ یعنی بچے کی نانی بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہیں بھی کافی چوٹیں آئی ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت وسلامتی والی زندگی دے اور ان کے والدین کو بھی۔ بچے کے والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماں نے خاص طور پر بڑے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا ہے اور بچے تو معصوم ہیں ہی۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بچوں کو فوری جنت میں لے ہی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کو نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ نماز کے بعد جیسا کہ میں نے کہا جنازہ پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر ہے۔ اس لئے مَیں باہر جاؤں گا اور احباب یہیں مسجد کے اندر ہی رہیں اور جنازہ میں شامل ہوں۔

......☆......☆......☆......

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور ان میں مطابقت دکھاؤ جیسا کہ صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں دکھایا
تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ، اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے
سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8؍ستمبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت کریمہ کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے آیت کریمہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ تلاوت کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر کی مجالس شوریٰ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب ایک لائحہ عمل تجویز ہو کر خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے بھجوایا جاتا ہے اور منظوری ہو جاتی ہے تو اس پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ عمل درآمد کرنا اور کروانا ممبران مجلس شوریٰ اور ہر سطح کے جماعتی عہدیداران کی ذمہ داری ہے۔

سوال حضور انور نے جماعتی عہدے داران کو شوریٰ کی تجاویز پر عمل درآمد کے لیے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ نہ سمجھیں کہ کیونکہ تبلیغ سے متعلق ایک تجویز ہے اس لئے صرف سیکرٹری تبلیغ ہی اس کا ذمہ دار ہے یا اگر کوئی تجویز کسی بھی دوسرے شعبہ سے متعلق ہے تو متعلقہ سیکرٹری ذمہ دار ہے۔ یقیناً اس پر عمل درآمد کرنے کیلئے متعلقہ سیکرٹریان ہی ذمہ دار ہیں لیکن خاص طور پر تبلیغ اور تربیت کے شعبے ایسے ہیں کہ اس میں جماعت کے ہر عہدیدار کا، ہر سطح کے عہدیدار کا شامل ہونا اور اپنا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تبلیغ کو کیا تاکیدی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے۔ پھر اس لائحہ عمل کا جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔

سوال حضور انور نے جو قرآنی آیت تلاوت فرمائی اس میں کیا نصیحت بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں سب سے پہلے حکمت ہے۔ پھر موعظۃ الحسنہ ہے۔ یعنی اچھی نصیحت۔ پھر فرمایا بحث میں ایسی دلیل استعمال کرو جو بہترین ہو۔

سوال آج کل کے نام نہاد علما اور دہشتگرد گروہوں کے جنونی پن نے اسلام کو کیا نقصان پہنچایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل کے نام نہاد علماء اور دہشتگرد گروہوں اور تنظیموں نے اپنے جنونی پن اور بغیر حکمت، عقل اور بے دلیل باتوں سے اسلام کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ غیر مسلم دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام حکمت اور دلائل سے عاری مذہب ہے اور بے عقلوں اور بیوقوفوں کا مذہب ہے۔ اور صرف شدت پسندی ہی اس کی تعلیم ہے۔ نعوذ باللہ

سوال ایسے حالات میں حضور انور نے ایک احمدی مسلمان کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنی اور تبلیغی رابطے کرنے ہر احمدی کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ اس اہمیت کو سب سے پہلے تو ہر سطح کے عہدیداروں کو سمجھنا چاہئے۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو کس طریق پر تبلیغ کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے گفتگو ہو ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں اور خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والوں سے ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

سوال حضور انور نے حکمت کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں۔ پھر حکمت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکّی بات ہو۔ حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے۔ حکمت کے معنی حلم اور نرمی کے بھی ہیں۔ حکمت کے ایک معنی نبوت کے بھی ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جہالت سے روکنا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے مطابق اور موافق بات کرنی چاہئے۔ حکمت موقع اور محل کے مناسب اور مطابق بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔

سوال حضور انور نے شعبہ تبلیغ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شعبہ تبلیغ اپنے حالات کے مطابق اعتراض اور ان کے ردّ کی دلیلیں یکجا کر کے جماعتوں کو مہیا کرے۔ شعبہ تبلیغ کو چند اعتراض اور ان کے جواب چھوٹے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے جماعتوں کو مہیا کرنے چاہئیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تبلیغ کے کام میں لگانا ہے تو یہ محنت اس شعبہ کو کرنی پڑے گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ میں کیا طرز عمل اختیار کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تبلیغ میں نرمی اور عقل سے کام لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ غصّہ اور تیزی میں بات کرنے سے دوسروں پر منفی اثر پڑتا ہے۔ جو غصہ دکھائے اسکے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کو نام نہاد علماء کے غصہ اور شدت پسندی نے ہی موقع دیا ہوا ہے کہ وہ اعتراض کریں۔ ورنہ اگر آرام سے بات کی جاتی تو بہت سارے اعتراض ویسے ہی ختم ہو جاتے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کیلئے کس چیز کو بہت ضروری قرار دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موقع و محل اور مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے بہت ضروری ہے اور یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ تبلیغ میں جہاں مستقل مزاجی ضروری ہے وہاں ذاتی رابطوں کے بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منا لیا، عشرہ تبلیغ منا لیا، سڑکوں پہ کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسائیلم کے لیے آنے والے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل یہاں اسائیلم لینے والے بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کو اپنی صحت و عمر کے لحاظ سے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہو جائے گا اور اسی برکت سے شاید ان کے کیس بھی جلدی پاس ہو جائیں۔

سوال حضور انور نے دنیا کو پیغام حق پہنچانے کے متعلق احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو تبلیغ کا حکم دیا ہے اس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے۔ ہم نتائج کے ذمہ دار نہیں ہیں ہم سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ مرنے کے بعد دنیا کم از کم اللہ تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمیں تو اسلام کا پیغام ملا ہی نہیں تھا، ہمارا کیا قصور ہے۔

سوال جو لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ تبلیغ کر کے تم نے کتنے احمدی بنا لیے انہیں حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارا یہی جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تبلیغ کرنے کا، پیغام پہنچانے کا حکم ہے۔ اس سے ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے نہیں پانی، یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول غالب آئیں گے۔ انشاء اللہ۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفین کی شر انگیزیوں کے مقابل کیا رویّہ تھا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کبھی ہم نے نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔ اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَن پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَن کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: آیت جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلۂ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے۔

سوال جرمنی میں الجزائر سے آئے ہوئے ایک غیر از جماعت دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب موصوف نے حضور انور سے عرض کیا کہ یہ توصحیح ہے کہ اس وقت آپ کی جماعت وہاں بڑی تکلیف میں سے گزر رہی ہے لیکن تبلیغ اور جماعت کا تعارف ملک کے تقریباً تمام حصّے میں اس مخالفت کی وجہ سے ہو چکا ہے اور لوگ جماعت کو جاننے لگ گئے ہیں۔ یہ جو اتنا تعارف ہوا ہے شاید آپ لوگوں سے یہ دس بیس سال میں بھی نہ ہو سکتا جتنا اس مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی کون سی نصائح بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست رکھو اور ان میں مطابقت دکھاؤ جیسا کہ صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں دکھایا۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو یہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَکۡرِمُوۡا اَوۡلَادَکُمۡ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مربیان کو چاہئے کہ وہ خود اپنی value بنائیں ☆ مبلغین کا کام ہے کہ نتائج پیدا کر کے دکھائیں

مختلف شعبہ جات کے سیکرٹریان جو بھی پروگرام بناتے ہیں اُن کا باقاعدہ سالانہ کیلنڈر رہونا چاہئے

مربیان کو پتا ہونا چاہئے کہ کون کون سے پروگرام کب ہیں اور کس پروگرام میں انہوں نے شامل ہونا ہے

آپ کی جو بھی مساجد اور نماز سنٹرز ہیں وہ پانچوں نمازوں کیلئے کھلنے چاہئیں، اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے

جو بھی تربیتی issues ہیں، ان کے بارہ میں سیکرٹری تربیت سے رابطہ کریں اور اُن کے ساتھ مل کر احباب جماعت کی تربیت کے حوالہ سے پروگرام بنائیں

یہ مبلغین کا کام ہے کہ نتائج پیدا کر کے دکھائیں، آپ نے تبلیغ و تربیت کے کام کرنے ہیں کس طرح کرنے ہیں یہ آپ کا کام ہے، حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے پروگرام بنائیں

جب آپ نے دو خاندانوں کے درمیان صلح کروانی ہے اور ان کے جھگڑے نپٹانے ہیں تو پھر آپ نے کسی فریق کی پارٹی نہیں بننا، کسی کی طرفداری نہیں کرنی

جو بھی جماعتی عہدیداران ہیں ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور جو بھی مشکلات درپیش ہیں ان کا حل نکالیں حکمت کے ساتھ کام کریں اور جو بھی وہاں کی ضروریات ہیں اس بارہ میں متعلقہ شعبوں کو بتائیں

مبلغین کرام کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وزرّیں نصائح

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

(6 راگست 2017ء بروز اتوار)

جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں مختلف ممالک سے آنے والے وفود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پاتے ہیں وہاں ان ممالک سے آنے والے امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پاتے ہیں اور اپنی ان ملاقاتوں میں آئندہ سال کے پروگرام تبلیغی و تربیتی پلاننگ، مساجد، مشن ہاؤسز کی تعمیر اور اپنے ملک کے دیگر منصوبے اور متفرق امور و معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کرتے ہیں۔

آج اسی پروگرام کے مطابق بعض جماعتی عہدیداران و مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔

☆سب سے پہلے عبداللہ ڈبا صاحب (مربی سلسلہ، امریکہ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف گیمبین ہیں اور سال 2015ء میں جامعہ یُوکے سے شاہد کا امتحان پاس کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔ ان کا تقرر امریکہ ہوا تھا۔ موصوف گیمبیا سے ہی براہِ راست امریکہ گئے تھے اور امسال امریکہ سے جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہونے کیلئے آئے تھے۔ موصوف نے امریکہ میں اپنے کام اور پروگراموں کے حوالہ سے ہدایات حاصل کیں اور ان کی یہ ملاقات دس بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

☆بعد ازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کبابیر نے دفتری ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ امیر صاحب نے MTA العربیہ پر چلنے والے عربی پروگراموں اور الحوار المباشر پروگرام کے حوالہ سے حضور انور سے رہنمائی حاصل کی اور آئندہ کے پروگراموں کے حوالہ سے اپنا لائحہ عمل پیش کیا۔

☆اسکے بعد امیر صاحب ڈنمارک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی اور ڈنمارک جماعت کے حوالہ سے مختلف امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ امیر صاحب ڈنمارک نے عرض کیا کہ آجکل میڈیا میں ہم جنس پرستی کے حوالہ سے کافی سوالات کئے جاتے ہیں اور جب ان سوالات کا جواب دیا جاتا ہے تو وہ اس جواب کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب نکال کر شائع کر دیتے ہیں۔ انکو کس طرح جواب دیا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو کہنا چاہئے کہ میں ایک religious minister ہوں۔ میں نے اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق اور اپنے مذہب کی کتاب کے مطابق جواب دینا ہے کہ قرآن کریم ہم جنس پرستی کو جائز قرار نہیں دیتا۔ نہ صرف قرآن کریم اس کو جائز قرار نہیں دیتا بلکہ بائبل کی تعلیم بھی اس کے خلاف ہے اور بائبل بھی اس کو جائز تسلیم نہیں کرتی۔ باقی جہاں تک سزا کا تعلق ہے تو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ایک قومی اور رسمی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ملی تھی۔

☆اس کے بعد سید احمد یحییٰ صاحب (چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ یوکے) نے ملاقات کی سعادت پائی اور ہیومینٹی فرسٹ کے حوالہ سے مختلف منصوبہ جات اور معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ ہیومینٹی فرسٹ جو کہ گزشتہ 23 سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 52 ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ انگلستان کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی، امریکہ اور کینیڈا بھی دنیا کے مختلف ممالک میں غیر معمولی خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ ان چاروں ممالک کی ہیومینٹی فرسٹ تنظیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کر کے بڑے وسیع پیمانہ پر ضرورتمندوں، متاثرین اور غرباء کی مدد کی ہے۔ صرف گزشتہ ایک سال کے دوران ہی 18 ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں 73 ہزار 636 متاثرین کی مدد کی گئی۔ ان کو کھانے پینے کی اشیاء، طبی معاونت اور شیلٹر وغیرہ فراہم کیا گیا۔ اسی طرح ملک ہیٹی میں طوفان، ایکواڈور میں زلزلہ، قحط مشرقی افریقہ، جاپان زلزلہ، سیریا خانہ جنگی، فلنٹ واٹر کرائسس یو ایس اے، صوبہ بہار بھارت میں سیلاب، نائیجیریا اور کیمرون میں IDPs اور مختلف ممالک میں مہاجرین کی بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر دورانِ سال 2 لاکھ 63 ہزار 76 غریب ضرورتمند اور بے گھر افراد کے لئے خوراک اور دیگر بنیادی ضروریات کا انتظام کیا گیا۔

Water for Life سکیم کے تحت اب تک 2540 پانی کے پمپ لگائے جا چکے ہیں جن سے 3.8 ملین افراد استفادہ کر رہے ہیں۔ Knowledge for Life سکیم کے تحت Humanity First افریقن ممالک میں 22 راسکول چلا رہی ہے۔ ان کے علاوہ نائیجر، مالی اور ٹوگو میں مزید سکول زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 28 ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز چلا رہی ہے۔ ان 50 اداروں سے دورانِ سال کل 68 ہزار 117 افراد نے استفادہ کیا۔ اردن میں بھی سیرین بچوں کیلئے تین سال سے تعلیمی پروجیکٹ جاری ہے۔ Gift of Sight سکیم کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اب تک مجموعی طور پر 16 ہزار 665 آپریشنز ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دورانِ سال 54 ہزار افراد کو طبی سہولیات فراہم کی گئیں جن میں فری آپریشنز بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوئٹے مالا میں غریب عوام کی خدمت کے لئے ایک ہسپتال کے قیام کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ امریکہ 22 بیڈ پر مشتمل ایک بڑا ہسپتال بنا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہسپتال کا نام ’ناصر ہسپتال‘ تجویز فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ سینیگال، یوگنڈا، ٹوگو، انڈونیشیا اور آئیوری کوسٹ میں بھی ہسپتال و کلینکس کے منصوبے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت مختلف ممالک میں فُوڈ بنک اور سٹورز قائم ہیں، جن کے ذریعہ سے دورانِ سال کل 60 ہزار سے زائد ضرورتمند افراد کو کھانا فراہم کیا گیا۔

☆بعد ازاں ماریشس کے مبلغ انچارج صاحب نے حضور انور سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: مربیان کو چاہئے کہ وہ خود اپنی value بنائیں۔ مختلف شعبہ جات کے سیکرٹریان جو بھی پروگرام بناتے ہیں اُن کا باقاعدہ سالانہ کیلنڈر رہونا چاہئے۔ مربیان کو پتا ہونا چاہئے کہ کون کون سے پروگرام کب ہیں اور کس پروگرام میں انہوں نے شامل ہونا ہے۔ اسی طرح آپ کی جو بھی

مساجد اور نماز سنٹرز ہیں وہ پانچوں نمازوں کیلئے کھلنے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی تربیتی issues ہیں، ان کے بارہ میں سیکرٹری تربیت سے رابطہ کریں اور اُن کے ساتھ مل کر احبابِ جماعت کی تربیت کے حوالہ سے پروگرام بنائیں۔ یہ مبلغین کا کام ہے کہ نتائج پیدا کرکے دکھائیں۔ آپ نے تبلیغ و تربیت کے کام کرنے ہیں۔ کس طرح کرنے ہیں یہ آپ کا کام ہے۔ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے پروگرام بنائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپ نے دو خاندانوں کے درمیان صلح کروانی ہے اور ان کے جھگڑے نپٹانے ہیں تو پھر آپ نے کسی فریق کی پارٹی نہیں بننا۔ کسی کی طرفداری نہیں کرنی۔ کسی ایک گھر سے، کسی ایک طرف سے چائے نہیں پینی اور کھانا نہیں کھانا ورنہ طرفداری کا الزام لگ جائے گا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی جماعتی عہدیداران ہیں ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور جو بھی مشکلات درپیش ہیں ان کا حل نکالیں۔ حکمت کے ساتھ کام کریں اور جو بھی وہاں کی ضروریات ہیں اس بارہ میں متعلقہ شعبوں کو بتائیں۔

☆ اسکے بعد پروگرام کے مطابق امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔ امیر صاحب آسٹریلیا نے سڈنی میں جماعت کے مرکزی سینٹر اور مسجد کے ملحقہ علاقہ میں مسرور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے حوالہ سے نئی پلاننگ اور پروگرام پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ آسٹریلیا میں عیدالاضحیٰ کے روز مؤرخہ 16؍اکتوبر 2013ء کو اس گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے اس گیسٹ ہاؤس کو اپنے مقامی اخراجات سے تعمیر کرنا ہے۔

سڈنی شہر سے ملحقہ علاقہ میں جماعت کا سینٹر اور مسجد بیت الہدیٰ ایک وسیع و عریض قطعہ زمین پر واقع ہے۔ حضورانور نے امیر صاحب کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس زمین کا ایک بڑا حصہ خالی پڑا ہوا ہے۔ آپ وہاں پلاننگ کرکے ایک جگہ مخصوص کرکے گھر بنائیں۔ اس طرح مسجد کے نزدیک احمدی آباد ہوجائیں گے۔ ایک حصہ پانچ سات ایکڑ مخصوص کرکے اسے residential ایریا بنائیں۔ باقاعدہ حکومت کے متعلقہ محکمہ سے بات کرکے اس کو residential ایریا میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ یہاں تیس چالیس گھر بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ کوشش کرکے کروا سکتے ہیں تو کروائیں۔ اس طرح لوگ مسجد کے ساتھ آباد ہوں گے تو یہ مسجد بھی آباد ہوگی۔ ان گھروں کے آنے جانے کے راستے بالکل علیحدہ ہوں۔ باقی دفاتر وغیرہ آپ نے جہاں بھی بنانے ہیں بنائیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوکل آرکیٹیکٹس کو involve کریں۔ لوکل آرکیٹیکٹس رکھنے سے یہ سہولت رہتی ہے کہ بعض اوقات وہ آگے کونسل سے یا دوسرے محکموں سے خود ہی منظوری بھی لے لیتے ہیں اور خود بھی کوشش کرتے ہیں۔

کینبرا (Canberra) میں مسجد کے قیام کے حوالہ سے بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔ نیز فرمایا کہ معین عرصہ جو تعمیر کیلئے دیا جاتا ہے اگر اس عرصہ کے اندر تعمیر شروع ہوجائے تو پھر تعمیر کی تکمیل تک توسیع ہوجاتی ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں کی مسجد بھی اپنے وسائل سے بنانی ہے۔ بے شک اس کو مختلف Phases میں بنالیں لیکن اپنے sources سے ہی بنانی ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سارا منصوبہ اپنی عاملہ میں رکھیں اور پھر اس کو مختلف Phases میں تعمیر کے حوالہ سے جائزہ لیں اور پھر تعمیر کریں۔

☆ اسکے بعد مبلغ انچارج جمیکا (Jamaica) نے حضورانور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ جمیکا سے جلسہ سالانہ پر جو وفد آیا تھا ان میں جرنلسٹ تھے انہوں نے واپس جاکر جمیکا میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے کوریج دی ہے اور اخبارات میں بڑا اچھا آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ایک گھنٹہ کی ڈاکومنٹری بھی بنائی ہے۔

مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ مسجد کے اردگرد کے علاقوں میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عید وغیرہ کے مواقع پر ان کی مدد کردیا کریں۔ حضورانور نے فرمایا: جمیکن لوگ طبیعت کے سخت ہیں۔ یہاں یوکے میں جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو ان میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ پھر تبلیغ کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں اور تبلیغ میں تیز ہیں۔ عیسائیوں میں تبلیغ کرنے کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ان میں حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں۔ ان عیسائیوں کی لیڈرشپ کو بلائیں اور ان کے ساتھ میٹنگز کریں۔ ان کے ساتھ مذہب کے حوالہ سے discussions کریں۔

مبلغ انچارج صاحب جمیکا نے مزید مبلغین بھجوانے کی درخواست کی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آئندہ سال جب فارغ التحصیل مبلغین کی تقرریاں ہوں تو اس وقت مدِنظر رکھیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ وہاں ہومیو کلینک کھولیں اور پرائمری سکول کھولیں۔ ہومیو کلینک اور پرائمری سکول کے قیام کے حوالہ سے باقاعدہ جائزہ لیکر اپنا پروگرام بناکر بھجوائیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمیں Kingston شہر میں جماعتی سنٹر کی ضرورت ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: سارا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب نومبائعین کو سورۃ فاتحہ یاد کروائیں۔ امریکہ، کینیڈا سے کہیں کہ وہ خدام، انصار وہاں جاکر وقفِ عارضی کریں اور نومبائعین کو سکھائیں۔

غرباء کی مدد کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مختلف اشیاء کے ذریعہ ان کی مدد کردیا کریں۔ بجائے رقم دینے کے کپڑے دے دیا کریں۔ یا پھر کھانے پینے کی چیزیں مہیا کردیا کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جمیکا میں جماعت کے قیام کے لحاظ سے جماعت ابھی ابتدائی سٹیج پر ہے۔ مشکلات آتی ہیں۔ لیکن آپ نے جیسے بھی ہے ان مشکلات سے نکلنا ہے۔ حکمت کے ساتھ کام کرتے رہیں اور دعائیں بھی کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنے Public relations بڑھائیں۔ منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، پولیس کمشنرز، کونسلرز، میئرز، دیگر حکام اور دیگر پڑھے لکھے طبقہ کے ساتھ روابط کریں اور بعض خاص مواقع ہوتے ہیں، تقاریب ہوتی ہیں ان میں ایسے لوگوں کو مدعو کریں۔ ان کے ساتھ رابطے رکھیں، تعلقات بڑھائیں۔ عید کے موقع پر پروگرام رکھ لیا کریں اور اس میں ان کو بلایا کریں۔ اسی طرح نئے سال وغیرہ یا اس طرح کے دیگر جو بھی ان کے مواقع ہوتے ہیں اس وقت کچھ تحائف وغیرہ بھجوادیا کریں۔ آپکا پبلک ریلیشن اچھا ہونا چاہئے۔

☆ اسکے بعد صدر جماعت مصر (Egypt) نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ صدر صاحب نے مختلف امور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرکے بعض انتظامی ہدایات لیں۔ بعض طلباء کے تعلیمی اخراجات اور اسی طرح غرباء کی مدد کے حوالہ سے بھی حضورانور نے ہدایات دیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Law of the Land کے مطابق جو بھی کام کرسکتے ہیں وہ کریں۔ جو بھی خدمت کرسکتے ہیں وہ کریں۔ چیریٹیز کی بھی مدد کریں۔ اسی طرح تالیف قلب کو بھی مدِنظر رکھیں۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد فضل تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔

☆ آج پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (PAAMA) کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس کا انتظام مرکزی گیسٹ ہاؤسز کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا۔ اس میں قادیان، ربوہ سے آنے والے تمام مرکزی نمائندگان، افریقن ممالک سے آنے والے تمام مہمانان کرام اور دنیا کے دیگر ممالک سے آنے والے امراء، نیشنل صدران، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیدار شامل تھے۔

پین افریقن تنظیم کا اجراء 1986 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوکے میں فرمایا۔ اس کے پہلے صدر الحاجی اسماعیل بی کے آڈو صاحب تھے۔ ان کے بعد 2009ء میں عیسیٰ احمد ویما صاحب بطور صدر منتخب ہوئے۔ اور 2014ء سے ٹومی کاہلوں صاحب بطور صدر پین افریقن خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس وقت اسکے ممبران کی کل تعداد 1001 ہے۔

اس تنظیم کا مقصد افریقن احمدیوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کرتے ہوئے ان کا جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنا ہے۔ تاکہ یہ لوگ آگے چل کر اسلام، معاشرہ اور افریقہ کی صحیح رنگ میں خدمت کرسکیں۔ اسی طرح یہ تنظیم مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افریقن احمدیوں کو تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم بھی مہیا کرتی ہے۔ یہ تنظیم اپنے ممبران کی اخلاقی، تعلیمی اور سماجی حالت میں بہتری کی کوشش کرتی ہے اور ایسے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن سے اس کے ممبران میں بھائی چارہ میں اضافہ ہو۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں اس تنظیم کا لائحہ عمل ہے۔ پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے، جلسہ سالانہ

کلامُ الامام

”یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے
ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 5)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

یوکے کے موقع پر ایک پروگرام بھی منعقد کرتی ہے جس میں افریقن ممالک کے امراء اپنے اپنے ملک میں جماعتی ترقی کے بارہ میں آگاہ کرتے ہیں۔ یہ تنظیم افریقہ میں مساجد کے قیام کے حوالہ سے بھی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ اس تنظیم کے ذریعہ بینن اور بورکینا فاسو میں مساجد تعمیر ہوچکی ہیں۔ پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقدہ اس پروگرام کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب (مرحوم) کی یاد میں غیر معمولی خدمت کرنے والے افریقن مبلغین و واقفینِ زندگی کو ’عبدالوہاب آدم ایوارڈ‘ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح افریقہ میں غیر معمولی خدمات بجالانے والے غیر افریقن مبلغین و واقفینِ زندگی کو مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ کے نام پر ’عبدالرحیم نیّرؔ ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ (حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب رضی اللہ عنہ افریقہ میں بھجوائے جانے والے سب سے پہلے مبلغ تھے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام کے دوران اپنے دستِ مبارک سے ازراہِ شفقت یہ ایوارڈز عطا فرماتے ہیں۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے۔ صدر صاحب پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے مختصر تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2017ء میں منتخب ہونے والے مبلغین کرام و واقفینِ زندگی کو ایوارڈز سے نوازیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محمد علی کائرے صاحب (امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا)، عبدالغنی جہانگیر خان صاحب (انچارج فرنچ ڈیسک) اور حافظ احسان سکندر صاحب (مبلغ انچارج بیلجیم) کو ’عبدالوہاب آدم ایوارڈ‘ عطا فرمائے اور عنایت اللہ زاہد صاحب (سابق مبلغ گیمبیا، یوگنڈا وگھانا)، بشیر اختر صاحب (سابق استاد مجلس نصرت جہاں سیرالیون) اور محمد اکرم باجوہ صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج لائبیریا) کو ’عبدالرحیم نیّرؔ ایوارڈ سے نوازا۔

ایوارڈز کی اس سکیم کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال 2014ء میں ہوا تھا۔ سال 2014ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد بن صالح صاحب (امیر و مشنری انچارج جماعت گھانا)، اظہر حنیف صاحب (مبلغ انچارج امریکہ)، مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب (امیر و مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو)، بکری عبیدی کلوٹا صاحب (مبلغ سلسلہ تنزانیہ) اور عبدالغفار صاحب (مبلغ سلسلہ یُوکے) کو ’عبدالوہاب آدم ایوارڈ‘ سے نوازا تھا۔ اسی طرح سال 2015ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبدالرشید ثانی صاحب (مبلغ نائیجریا)، ذکر اللہ تایوایوبا صاحب (مبلغ نائیجیریا) اور مکرم عمر معاذ Coulibaly صاحب (مبلغ مالی) کو ’عبدالوہاب آدم‘ ایوارڈز اور مبارک احمد نذیر صاحب (سابق مبلغ سیرالیون)، محمود ناصر ثاقب صاحب (امیر جماعت بورکینا فاسو)، سعیدالرحمان صاحب (امیر جماعت سیرالیون)، طاہر محمود صاحب (امیر جماعت تنزانیہ) اور عبدالخالق نیّر صاحب (مبلغ انچارج کیمرون) کو ’عبدالرحیم نیّرؔ ایوارڈز عطا فرمائے تھے۔ سال 2016ء میں مکرم عثمان کمبالا یا صاحب (مبلغ تنزانیہ)، یوسف یاؤسن صاحب (نائب امیر و مبلغ گھانا) اور عبداللہ جمعہ صاحب (مبلغ کینیا) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے ’عبدالوہاب آدم ایوارڈ‘ حاصل کئے تھے اور داؤد حنیف صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج گیمبیا، حال مبلغ امریکہ)، منور احمد خورشید صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج گیمبیا) اور مکرم خلیل احمد مبشر صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج سیرالیون و حال مبلغ انچارج کینیڈا) نے ’عبدالرحیم نیّرؔ ایوارڈ لینے کی سعادت پائی تھی۔

ایوارڈز کی تقریب کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ کھانے کے بعد مختلف افریقن گروپس نے اپنے مخصوص انداز میں ترانہ پیش کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 43؍فیملیز کے 155 افراد اور اس کے علاوہ 30؍احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 185؍افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 26 ممالک سے آئی تھیں۔ پاکستان، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ناروے، دبئی، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، جرمنی، بنگلہ دیش، مسقط، غانا، بورکینا فاسو، ڈنمارک، سویڈن، قطر، آسٹریا، بیلجئم، ٹوگو، لائبیریا، ساؤتھ افریقہ، مائیکرونیشیا، گیمبیا، یوگنڈا اور سویٹزرلینڈ۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لاکر نمازِ مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14؍اکتوبر 2017 بروز ہفتہ صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم خلیفہ صفی الدین محمود صاحب (آف لندن)

11؍اکتوبر 2017ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت خلیفہ علیم الدین صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ اسی طرح حضرت اُمّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی سگی پھوپھی اور حضور انور کی والدہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ آپ کی سگی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ نے وکالت تبشیر، پرائیویٹ سیکرٹری اور الفضل کے دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ کئی سال تک 41 گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے والے جلسہ سالانہ کے خصوصی مہمانوں کی خدمت کا فرض بھی ادا کرتے رہے۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کا تعلق رکھنے والے، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم انوار الحق شاہین صاحب (آف سڈنی آسٹریلیا)

یکم اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو پتوکی میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے آسٹریلیا میں مختلف شعبوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عطاء الرحمان خالد صاحب مربی سلسلہ (فیلتھم، یُوکے) کے چچا تھے۔

(2) مکرم غلام حسین صاحب (ابن مکرم نعمت اللہ صاحب چک نمبر 93.TDA، ضلع لیہ)

4؍ستمبر 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ نمازیں آخر دم تک مسجد میں جاکر ادا کرتے رہے۔ ایم.ٹی.اے کے ساتھ بھی بڑا لگاؤ تھا۔ خطبات اور خطابات سننے کے علاوہ جب بھی موقع ملتا ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے۔ آپ نے مقامی جماعت میں لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح وارشاد کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ایک مرتبہ گاؤں میں مسجد کی دیوار کا مسئلہ بنا تو ان دنوں میں مسجد جاکر ڈیوٹی دیتے رہے۔ ایک ماہ ڈیرہ غازی خان جیل میں اسیر بھی رہے۔ ہر مشکل اور مصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ علاقے میں بہت ہر دلعزیز تھے اور اردگرد کے دیہات کے لوگ آپکو فیصلوں کیلئے پنچایت میں بلاتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد عارف گل صاحب مبلغ سلسلہ ٹوگو افریقہ کے والد اور مکرم طارق احمد صاحب شہید آف لیہ کے سسر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں، ان سے بچنا چاہئے، وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد“

(رسالہ قشیریہ، باب الحسد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین

”یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔“

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اسکے حصول کیلئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے۔“

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 1

قاصر تھے اور قرقی کے سوا اور کوئی صورت نہیں تھی۔ اس لیے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رقم معافی کی درخواست کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی۔ اسی وقت آدمی قادیان بھیجا جائے جو کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچہ معاف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے معذرت بھی کی کہ میرے علم میں لائے بغیر ڈگری کے اجرا کا حکم قادیان پہنچا۔

آپ اپنی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ: میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

☆اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انذاری وتبشیری پیشگوئیوں کے حوالے سے'' کے عنوان پر کی۔ موصوف نے سورۃ انعام کی آیت 49-50 اور سورۃ جن کی آیت 27-28 کی تلاوت کی جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے انبیاء ومرسلین کو بکثرت ایسی غیب کی خبریں دی جاتی ہیں جن میں تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور جو لوگ اس نبی پر ایمان لاکر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی زندگی سے ہر طرح کے خوف کو دور کر کے ہر غم وحزن سے انہیں نجات عطا فرماتا ہے اور جو لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے اور فسق وفجور میں مبتلا رہتے ہیں انہیں اپنے عذاب کا مزا چکھاتا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی ایمان افروز انذاری وتبشیری پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ آپ نے ایک تبشیری پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے لیکر آج تک بڑی آب وتاب کے ساتھ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یہ سن 1898ء کا الہام ہے۔ اس وقت آپ کے ماننے والوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے 210 ممالک میں پھیل چکی ہے اور جماعت کی تعداد ہزاروں سے نکل کر لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' جماعت کو تبلیغ کے بہت سے ذرائع عطا فرمائے۔ مثلاً آج خلافتِ احمدیہ کے زیر سایہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے دنیا بھر میں ہزاروں دیار التبلیغ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ ہزاروں واقفین زندگی مبلغین ومعلمین کرام تبلیغ واشاعت کے کام میں شب وروز مصروف ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک میں مختلف زبانوں میں اشاعت لٹریچر کے لئے جدید پرنٹنگ پریس قائم ہیں۔ اب تک 75 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور سب سے بڑھ کر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام ہے جس کے تین چینل ساری دنیا میں 24 گھنٹے یہ منادی کر رہے ہیں کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

☆اسکے بعد دو سیاسی لیڈران نے مختصر خطاب کیا اور قرغزستان کے ایک احمدی دوست نے نہایت ایمان افروز تاثرات بیان کیے۔

(1) اویناش رائے کھنہ (سابق ممبر پارلیمنٹ)

بھارتیہ جنتا پارٹی بھارت کے نائب صدر اور سابق ممبر پارلیمنٹ اویناش رائے کھنہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں خوش قسمت ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ایک بار لندن میں ملنے اور ان کے ساتھ چائے پینے کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ کا ہوشیار پور شہر سے گہرا تعلق ہے، جہاں سے مَیں ہوں۔ حضور یہاں بھی تشریف لائے تھے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ مَیں نے حضور کو قریب سے دیکھا اور ان سے ملاقات کی۔ 2018 شروع ہونے والا ہے۔ مَیں اپنی اور اپنی پارٹی اور پورے بھارت کی طرف سے آپ کو اس کی مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ جس امن اور شانتی کے مشن کو حضور لیکر چلے ہیں، سال 2018 میں اس کو اور زیادہ مضبوطی حاصل ہو اور پوری دنیا میں امن قائم ہو۔ جماعت 210 ملکوں میں قائم ہو چکی ہے اور جس ملک میں بھی جماعت کے لوگ رہتے ہیں اس دیس کی ترقی اور شانتی اور پیس کیلئے کام کرتے ہیں۔ اس کیلئے بھی مَیں آپ سب کو بہت بہت مبارک باد دیتا ہوں۔

(2) سکھ پال سنگھ کھیرا (اپوزیشن لیڈر صوبائی اسمبلی)

آج ہم سب جماعت احمدیہ کے 123 ویں جلسہ میں شریک ہوئے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ یہ جماعت جو اتنے بڑے اسٹیج سے بھائی چارہ اور امن وشانتی کا پیغام دیتی ہے، مجھے اس اسٹیج پر کھڑے ہو کر چند الفاظ کہنے کا موقع ملا ہے۔ پنجاب کی دھرتی سے جماعت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب نے محبت اور پیار کا پیغام پھیلایا۔ مَیں لندن میں موجود جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ کی جماعت دُنیا میں 210 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور دنیا میں شانتی وامن کا پیغام دے رہی ہے۔ ہم پہلے انسان ہیں پھر ہندو ہیں یا سکھ ہیں یا مسلمان ہیں۔ دُنیا کے دُور دراز سے جو بھی مہمان یہاں جلسہ میں آئے ہیں مَیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(3) آرتُر ازگین بایو صاحب آف قرغزستان

آرتُر ازگین بایو صاحب آف قرغزستان نے اپنا تاثر بیان کیا جس کا ترجمہ مکرم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اُردو میں سامعین کو سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ خاکسار اپنی اور جماعت قرغزستان کی طرف سے آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ خاکسار کو سن 2009 میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ خاکسار بہت خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو وقت کے امام اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ امسال جماعت احمدیہ قرغزستان سے چھ افراد کو جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی ہے۔ گزشتہ سات سالوں سے احبابِ جماعت قرغزستان جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہو کر جلسہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ امام دوراں کی مبارک بستی قادیان کی زیارت احباب جماعت کیلئے ایمان وایقان میں پختگی کا باعث بن رہی ہے۔

قرغزستان 1991 تک سوویت یونین کا حصہ تھا۔ یعنی یہ رشین ریاستوں میں سے ایک ریاست شمار کیا جاتا تھا۔ سوویت یونین کے ختم ہونے کے بعد قرغزستان ایک آزاد ملک کے طور پر مانا جانے لگا۔ یہاں احمدیت کا آغاز 1996 سے ہوا۔ امسال قرغزستان میں جماعت کے قیام کو 21 سال ہو چکے ہیں الحمد للہ۔ کئی روکاوٹوں کے باوجود جماعت بڑھتی جا رہی ہے۔ تبلیغ کے راستوں میں روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات ایمان میں پختگی کا باعث بنتی ہے کہ روکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کو سچائی کی طرف لیکر آرہا ہے۔ سن 2015 میں ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم یونس جان صاحب کی شہادت ہوئی۔ یہ موجودہ قرغزستان اور سابقہ سوویت یونین یعنی روس کی سرزمین میں اسلام اور احمدیت کی راہ میں اپنا خون پیش کرنے والے پہلے احمدی شہید ہیں۔ خاکسار اس مبارک بستی میں جلسہ کے اس بابرکت موقع پر آپ سب سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ شہید مرحوم کے خون کا ہر قطرہ بے شمار نیک فطرت اور سعید روحوں کو جماعت میں شامل کرنے کا باعث بنے اور اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس کے بعد پہلے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

30 دسمبر 2017 بروز ہفتہ

دوسرا دن - پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس انجمن وقفِ جدید قادیان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر محمد شمس الدین صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 106 کی تلاوت کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرشد احمد ڈار صاحب اور ان کے ساتھیوں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ ودل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

ترانے کی شکل میں خوش الحانی سے پڑھا۔

☆اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید آفتاب احمد نیر صاحب انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان نے ''خلافت علی منہاج نبوت کا قیام اور اس کی برکات'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے سورۃ النور کی آیت 56 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت متواترہ ہے کہ بنی نوع انسان کو زندگی کے صحیح تصور سے آگاہ کرنے کیلئے ہر زمانہ میں انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے۔ یہ تمام انبیا اور مرسلین قرآنی حکم اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً کے مطابق خدا تعالیٰ کے نمائندے اور خلیفہ بن کر آتے رہے۔ یہ مامورین من اللہ نیکی اور تقویٰ پر مشتمل جماعت کی بنیاد ڈال کر اس جہان فانی سے رخصت ہوتے ہیں۔ پھر اس کے معا بعد خدا تعالیٰ انکی بعثت کے اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لیے خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرماتا ہے جو دراصل نبوت کا تتمہ ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مَامِنۡ نُبُوَّۃٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡھَا خِلَافَۃٌ (کنز العمال، جلد 3، صفحہ 119) یعنی ہر نبوت کے بعد اسکی اتباع میں خلافت جاری ہوتی ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے یہ حدیث بھی پیش فرمائی کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا۔ پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوئی مگر جب خلافت حقہ اسلامیہ کی ناقدری کی گئی تو امت مسلمہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم نعمت اُٹھالی۔ اس کے بعد رسمی خلافت کا دور شروع ہو گیا۔ عین اس وقت جب یہ رسمی خلافت جو حکومت ترکیہ اور خلافت عثمانیہ سے موسوم ہے دم توڑ رہی تھی خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو مخالفت کے طوفانوں اور دشمنوں کے نرغہ سے بچانے اور اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کو بطور مسیح موعودؑ مبعوث فرمایا جنکے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج النبوۃ کا دوبارہ آغاز ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد وعدہ کے موافق صالحین کی جماعت 27 مئی 1908 کو ایک وجود سیدنا حضرت

حکیم نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور یوں قدرت ثانیہ کا ظہور عمل میں آگیا اور جماعت احمدیہ برکات خلافت سے متمتع ہونا شروع ہوگئی۔ اسلامی خلافت کی یہ عظیم الشان برکت اللہ تعالیٰ نے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمْ میں بیان فرمائی ہے۔ موجودہ زمانے میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بے شمار تنظیمیں، جمعیتیں حتیٰ کہ مضبوط حکومتیں بھی ہیں لیکن زمانہ کے حوادث کا مقابلہ کرنے میں سب کی سب ناکام ہیں اور مختلف آفات کا شکار ہیں۔ اس کے بالمقابل خلافت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام اور تعلیم وتربیت کے میدان میں عظیم الشان انقلاب عالمی سطح پر رونما ہو رہا ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

☆ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہندو ناظر تعلیم قادیان نے ’’حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایمان افروز مصروفیات اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان سے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہم نے بار بار سُنا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ہے۔ سنو اور اطاعت کرو۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ نصیحت کی ہے کہ خلفائے راشدین کی نصیحت اور سنت پر چلنے کی کوشش کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بات سنو اور اطاعت کرو، خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلاف دیکھے گا۔ پس تم اس نازک حالت میں میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو جانا (مسند احمد)

ہم سب جانتے ہیں کہ خلیفہ وقت ہمارا رول ماڈل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے خلیفہ وقت کی نصائح اور آپ کی سنت پر چلنا بہت ضروری ہے کیونکہ خلیفہ وقت اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی سیرت پر کس طرح عمل کرنا چاہئے وہ خلیفہ وقت ہمیں سکھاتے ہیں۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت کے کئی پہلو مکرم عابد خان صاحب کی ڈائری سے مل جاتے ہیں۔ حضور اقدس سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور محبت میں کس طرح بڑھا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو بہت غور سے سنو اور خلیفہ وقت سے سب سے زیادہ محبت کرو تو پھر خلیفہ وقت کی اطاعت اور محبت میں ترقی کروگے۔ حضور فرماتے ہیں میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھکتا ہوں اپنی کمزوریوں کے لیے استغفار کرتا ہوں۔ پھر کوئی فیصلہ کرتا ہوں۔

☆ اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ نے ’’سیرت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ آف افغانستان‘‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 24 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ مظلوم کربلا، سید الشہداء، نواسۂ رسول، لخت جگر فاطمہ وعلی حضرت امام حسینؓ کی ولادت سے قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی حضرت اُمِّ فضل نے ایک رؤیائے صادقہ میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا ان کی گود میں آن گرا ہے۔ اس پر مخبر صادق نے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور تم اُسے گود لوگی۔ چنانچہ تعبیر کے عین مطابق بُستان نبوی میں 5 شعبان 4 ہجری کو ایک ایسا پھول کھلا جس کی خوشبو حق وصداقت، جرأت و بسالت، عزم واستقلال، ایمان عمل اور ایثار ووفا کی وادیوں کو ابدالآباد تک معطر رکھے گی۔

سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت تھے اور شکل وصورت میں ایک گونا اپنے نانا محترم سے مشابہت کا شرف رکھتے تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جہاں اپنے بزرگ آباء سے دیگر خصائل حسنہ اور فضائل حمیدہ اکتساب کئے، وہاں جو ہر شجاعت بھی ورثہ میں پایا کہ آپ اَشْجَعُ الشُّجْعَان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور ذوالفقار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ چنانچہ جب دور خلافت ثالثہ میں مدینۃ النبی پر باغیوں کا قبضہ ہوگیا تو یہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما ہی تھے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کیلئے قصر خلافت کے دروازے پر ننگی تلواریں لے کر کھڑے رہے۔

سن 51 ہجری میں حضرت امیر معاویہ نے اپنے بعد انتظام وانصرام سلطنت کے لئے اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد مقرر کردیا اور لوگوں سے کہا کہ اس کی آئندہ خلافت وامارت کی ابھی سے بیعت کرلیں۔ حضرت حسین نے اس طریق کو طریق انتخاب خلفاء کے برخلاف پاکر بیعت کرنے سے اعراض فرمایا۔ اہل کوفہ کو جو یزید کی بیعت پر آمادہ نہ تھے جب اس امر کی خبر ملی تو ان لوگوں نے بیس ہزار کے قریب خطوط آپ کی خدمت میں لکھے کہ آپ ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں ہم آپ کے مطیع وفرمانبردار ہوں گے۔ چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا۔ لوگ جوق در جوق بیعت وملاقات کیلئے آنے لگے۔ عقیل نے حضرت حسین کو لکھا کہ آپ بلا توقف تشریف لے آئیں۔ چنانچہ حضرت حسین 8 ذوالحجہ 60 ہجری کو مع اہل وعیال مکہ سے کوفہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ یہ سب اطلاعات جب یزید کو ملیں تو اسے خطرہ لاحق ہوگیا کہ عنان اقتدار ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ اس نے عبید اللہ بن زیاد کو والی کوفہ مقرر کردیا اور اس نے حضرت مسلم بن عقیل کو مع اعوان وانصار قتل کردیا۔

حضرت حسینؓ کے قافلہ کو مقام ثعلبیہ پر اس دردناک واقعہ کی خبر ملی۔ غم نصیبوں کا یہ قافلہ جب مقام ذی حشم پر پہنچا تو حُر بن یزید کے لشکر نے آپ کو گھیر لیا۔ حُر نے کہا کہ ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کو گرفتار کرکے ابن زیاد کے پاس پہنچادیں۔ حضرت حسین کے انکار و مزاحمت کے باوجود حُر نے محاصرہ جاری رکھا۔ حُر نے اہل قافلہ کو کربلا کی سرزمین پر روک لیا۔ یہ دو محرم اور اکسٹھ ہجری تھا۔ تین محرم کو عمرو بن سعد چار ہزار کا لشکر لیکر کربلا پہنچا۔ عمرو نے آتے ہی ابن زیاد کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے شعلوں کو سرد کردیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ابن زیاد نے سب سے پہلے بیعت کا مطالبہ کیا اور سات محرم کو پیغام بھیجا کہ اہل قافلہ پر پانی بند کردیا جائے۔ چنانچہ دریائے فرات کا پانی ان پر بند کردیا گیا۔ لیکن یہ ظلم وبربریت بھی حضرت حسین کو جھکا نہ سکی اور ان کے اس اصولی موقف سے ہٹا نہ سکی کہ ’’انتخاب خلافت کا حق اہل ملک کو ہے، کوئی بیٹا اپنے باپ کے بعد بطور وراثت اس حق پر قابض نہیں ہوسکتا۔‘‘

آخر 10 محرم کو افواج یزید اور ستر سے کچھ زائد بے سروسامان صف آراء ہوئے۔ قافلہ حسین کے شہسوار بے جگری سے داد شجاعت دیتے ہوئے کربلا کی سرزمین کو اپنے لہو سے رنگتے رہے اور ایک کے بعد ایک اپنی جانیں قربان کرتے چلے گئے۔ جب وقت عصر آن پہنچا تو ظالموں نے ہر طرف سے گھیر لیا اور ان میں سے ایک نے تیر پیشانی پر چلایا تو حضرت حسینؓ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ دوسرے نے تلوار سے وار کیا تو ہاتھ اور بازو گھائل ہوگئے۔ پھر پے در پے حملے ہونے لگے اور جب آپ زخموں سے چور ہو کر میدان کربلا میں گر پڑے تو ایک بدبخت شخص نے آگے بڑھ کر سر جسم اطہر سے جدا کردیا۔

یہ قربانیوں کے سلسلے عرب کے ریگ زار اور کربلا کے دشت خار سے زمان ومکان کا سفر طے کرتے ہوئے دور آخرین میں کابل کی سرزمین پر آپہنچے اور 20 جون 1901 کو رحمٰن خدا کے بندے عبدالرحمن کابلی نے راہ خدا میں جان دے کر سلسلہ آخرین کے پہلے شہید کا اعزاز پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ساتھ ہی قادیان کی مقدس بستی سے بلند ہونے والی آواز ہر جہت میں پھیلتی جارہی تھی کہ اس دوران افغانستان کے ایک نہایت پاکباز اور باکمال وجود حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب نے حضرت احمد علیہ السلام کے ظہور ودعویٰ کا ذکر سنا۔ اس کا ذکر شہزادہ صاحب نے اپنے مریدوں کے پاس کیا۔ آپ کے ایک باوفا شاگرد مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ میں قادیان جاتا ہوں اور مکمل پتا کرکے لاتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن صاحب ایک خوبصورت میانہ قد، نسبتاً پتلے جسم کے مالک اور تعلیم یافتہ نوجوان تھے۔ آپ منگل قوم کے احمد زئی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ نوجوان تخمیناً 1895 کے ابتدائی مہینوں میں قادیان آپہنچا۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب کئی ماہ تک قادیان میں رہے اور واپس خوست جاکر حضرت عبداللطیف صاحب کو تمام حالات سُنائے۔ اس کے بعد قادیان آتے رہے۔ حضور علیہ السلام نے آپ کا نام تین سو تیرہ اصحاب میں شامل فرمایا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ لکھا جس میں آپؑ نے تلوار کے جہاد کو حرام قرار دیا۔ حضرت مولوی صاحب نے کابل اور خوست میں جابجا یہ ذکر کرنا شروع کردیا کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے فی زمانہ تلوار کا جہاد حرام ہے۔ تب یہ خبر رفتہ رفتہ والی افغانستان امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی اور بعض شریروں نے اُسے کہا کہ یہ ایک ایسے شخص کا مُرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے اور یہ اسی کی تعلیم ہے کہ قتل وغارت گری جہاد نہیں ہے۔ بدقسمت امیر اس تعلیم کو اپنے مزعومہ نظریات کے برخلاف پاکر غضبناک ہوگیا اور اس کے حکم پر آپ کو قید کردیا گیا۔ جب قید وبند کی یہ صعوبتیں بھی آپ کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کرسکیں تو اندازاً 20 جون 1901 کو کابل کے قید خانے میں آپ کا گلا گھونٹ کر مار دیا گیا۔ اس طرح سلسلہ احمدیہ حقہ اسلامیہ کے اوّل شہید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام شَاتَانِ تُذْبَحَانِ کے پہلے مصداق نے کابل کی سنگلاخ سرزمین پر اپنے خون سے صدق وصفا اور مہر ووفا کی وہ تاریخ رقم کی جو قیامت تک عاشقان حق کے لئے مشعل راہ رہے گی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو
اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 601)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
Contact Number: 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۝لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

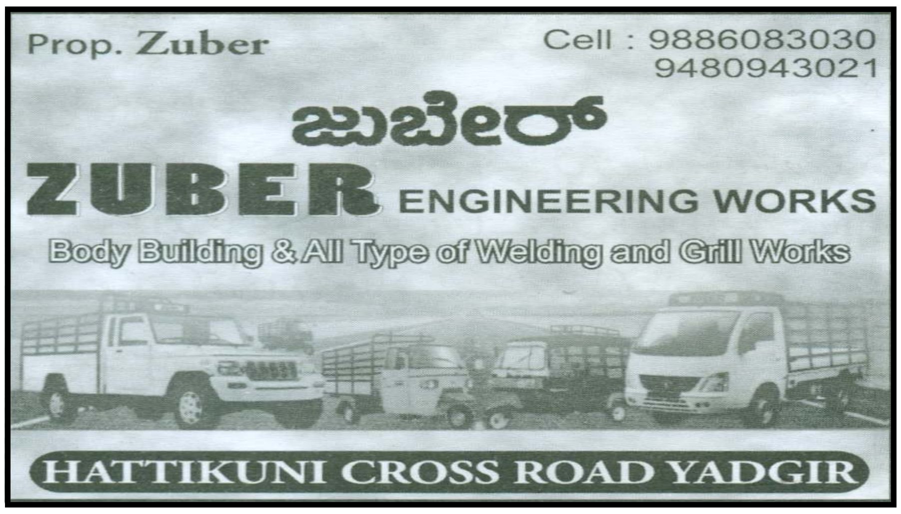

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8543: مَیں صالحہ اسحٰق بنت مکرم محمد اسحٰق صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن باگانالا ضلع ہمیرپور صوبہ ہماچل پردیش، مستقل پتا: بنگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسحٰق عزیز الامۃ: صالحہ اسحٰق گواہ: ناصر خادم

مسل نمبر 8544: مَیں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم عالم دین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/25,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 3 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عالم دین خان الامۃ: نسیمہ بیگم گواہ: داؤد احمد شاکر

مسل نمبر 8545: مَیں جمشاد بیگم زوجہ مکرم عزیز احمد خادم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن گھندران تحصیل اندورا ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 لاکٹ، 1 انگوٹھی، 1 جوڑی بالیاں (کل وزن 2 تولہ 22 کیریٹ)، زیور ڈائمنڈ قیمت -/18,000 (حق مہر زیور میں شامل ہے)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد شاکر الامۃ: جمشاد بیگم گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8546: مَیں سونیا بیگم زوجہ مکرم فیروز دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن گاؤں کھجن باسا ڈاکخانہ سادوان ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 نتھ قیمت -/5000 روپئے بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم الامۃ: سونیا بیگم گواہ: داؤد احمد شاکر

مسل نمبر 8547: مَیں عزیز احمد خادم ولد مکرم ناظر خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن گھندران تحصیل اندورا ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد خادم العبد: عزیز احمد خادم گواہ: تنویر احمد خادم

مسل نمبر 8548: مَیں درّواں بی بی زوجہ مکرم جمال الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن بالو گالو تحصیل باردھ ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نصیر احمد الامۃ: درّواں بی بی گواہ: جمال الدین

مسل نمبر 8549: مَیں رنجو بیگم زوجہ مکرم مان بخش صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن کھجن ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 نتھ قیمت -/2600 روپئے بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مان بخش الامۃ: رنجو بیگم گواہ: داؤد احمد شاکر

مسل نمبر 8550: مَیں رانی بیگم زوجہ مکرم محمد عبداللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن گاؤں ٹھٹھل ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/1100 روپئے، زیور طلائی: 1 جوڑی بالیاں، 1 کوکا (کل وزن 3 گرام 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ندیم الامۃ: رانی بیگم گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8551: مَیں قاصد احمد ولد مکرم محمد اسحاق عاجز صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن باگ نالہ ندون ضلع حمیرپور صوبہ ہماچل پردیش، مستقل پتا: بنگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14؍نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد شاکر العبد: قاصد احمد گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8552: مَیں مبارکہ بیگم زوجہ مکرم داؤد احمد شاکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں کالابن ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17؍نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/21,000 روپئے، زیور طلائی: 1 جوڑی بالیاں، 1 کوکا (کل وزن 2 گرام 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیب احمد خان العبد: مبارکہ بیگم گواہ: علی محمد خان

مسل نمبر 8553: مَیں سلیمہ بی بی بنت مکرم دلباغ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں ٹھٹھل ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5؍نومبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ندیم الامۃ: سلیمہ بی بی گواہ: محمد رفیع

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”دین اسلام ایک سچائی ہے، اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔“

(خطبہ جمعہ 1؍دسمبر 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 1؍دسمبر 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 25-January-2018 Issue 4

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہر چیز کو فنا ہے اور ہمیشہ رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس دنیاوی زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب پڑپوتے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 رجنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو دن پہلے ایک دیرینہ خادم سلسلہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روحانی اور جسمانی دونوں رشتوں کا اعزاز بخشا۔ ہر چیز کو فنا ہے اور ہمیشہ رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس دنیاوی زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی نیک آدمی یا ولی یا نبی کے ساتھ صرف جسمانی رشتہ ہونا ہی ان کی زندگی کو با مقصد نہیں بنا سکتا نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنا سکتا ہے بلکہ انسان کا خود اپنا فعل اور عمل ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت عاجزی سے اپنے وقف کو نبھایا۔ کبھی خاندانی تفاخر کا اظہار نہیں کیا۔ گزشتہ سال جلسہ پر یہاں آئے ہوئے تھے تو انجام بخیر ہونے کی فکر کا اظہار مجھ سے بھی کیا۔ وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے کام کرنیوالے بزرگ تھے۔ 85 سال ان کی عمر تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے انکے پوتے تھے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے۔

12 رستمبر 1932ء کو لاہور میں پیدا ہوئے تھے اور 21 راپریل 1945ء کو انہوں نے ساڑھے بارہ سال کی عمر میں وقف زندگی کا فارم پر کیا جبکہ آپ نویں کلاس میں پڑھتے تھے۔ پھر میٹرک قادیان کے ہائی سکول سے کیا پھر ٹی آئی کالج سے تعلیم حاصل کی اور پھر اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے انگلش کیا۔ 10 رستمبر 1956ء کو بطور واقف زندگی آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ جوائن کیا اور 17 سال شعبہ انگریزی میں وہاں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ بڑی محنت سے لیکچر تیار کرتے تھے۔ میں بھی ان سے پڑھا ہوا ہوں اور بہت سارے شاگردوں نے مجھے لکھا کہ بڑی محنت کر کے آتے تھے اور بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔ ان کو اپنے مضمون پر مکمل دسترس حاصل تھی اس لیے اسٹوڈنٹ ان کو پسند کرتے تھے۔

بعض ان کی جماعتی خدمات پیش کرتا ہوں۔

1974ء کے ہنگامی حالات میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی معاونت کی یعنی ان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت دو تین مہینے تک قصر خلافت میں ہی رہے۔ ربوہ میں یتیم اور نادار بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کے لئے 1962ء کے وسط میں ایک دارالاقامہ ''النصرت'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس شعبہ کے 1978ء سے جولائی 1983ء تک آپ نگران رہے۔

30 راپریل 1973ء میں آپ ناظر خدمت درویشاں مقرر ہوئے اور یکم مئی 1976ء سے 1988ء تک آپ نے بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ مختلف کمیٹیوں کے ممبر کے طور پر بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اکتوبر 1988 سے ستمبر 1991 تک بطور ناظر امور عامہ خدمات سرانجام دیں۔ اگست 1992 سے مئی 2003 تک ناظر امور خارجہ رہے اور اسکے بعد میری خلافت کے دوران میں نے ان کو ناظر اعلیٰ مقرر کیا اور امیر مقامی ربوہ بھی۔ مجلس افتاء کے بھی ممبر رہے۔ بارہ تیرہ سال قضاء بورڈ کے بھی ممبر رہے۔ 1973ء میں ان کو اللہ تعالیٰ نے حج کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ان کا نکاح 26 ردسمبر 1955ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔ آپؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچے کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ چنانچہ ان کا یہ لڑکا انگریزی میں ایم.اے کا امتحان دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے اور پھر یہ بھی فرمایا تھا کہ ترجمانی میں بھی کام آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو چھ بیٹوں سے نوازا۔ چار بیٹے ان کے واقف زندگی ہیں دو ڈاکٹر ہیں۔ ذیلی تنظیموں میں مختلف حیثیتوں سے آپ کو کام کرنے کی توفیق ملی 2000ء سے 2003ء تک صدر انصار اللہ پاکستان بھی رہے۔ ان کے ایک بیٹے ڈاکٹر مرزا سلطان احمد لکھتے ہیں کہ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ چند سال قبل یہ اوکاڑے گئے ہوئے تھے سفر میں طبیعت خراب ہوگئی۔ ایک بیٹے ان کو لینے گئے ڈاکٹر نوری بھی ساتھ تھے تو راستے میں ہی ملاقات ہوگئی۔ مرزا خورشید احمد صاحب کہنے لگے کہ سارا راستہ میں یہ دعا کرتا رہا کہ میں ربوہ پہنچ جاؤں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قدموں میں جان نکلے یعنی وہ بستی جہاں آپ دفن ہیں اور جو آپ نے آباد کی۔ یہ تھی عشق و محبت کی کہانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے۔

انکے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ 1984ء کے پرآشوب دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جو ٹیم تھی اس میں بھی آپ شامل تھے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز رہا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہجرت کی تو ربوہ سے کراچی تک آپ بھی اس قافلے میں شامل تھے۔ اسی طرح باوجود بیماری کے 2010ء میں جب 28 رمئی کا واقعہ ہوا ہے لاہور میں، تو اس وقت آپ نے ہنگامی حالات میں بڑی ہمت سے تمام معاملات کو سنبھالا۔ ہر شہید کا جو جنازہ آتا تھا گرمی کے باوجود خود جنازہ پڑھاتے تھے اور تدفین کے لئے جاتے تھے۔

حفظ مراتب کا خیال ان کو بڑا تھا۔ مرزا عدیل احمد لکھتے ہیں کہ مقامی ربوہ کی رپورٹس جب ہم بھجواتے تھے، کسی دن یہ بے احتیاطی ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صرف (ص) لکھ دیا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ علیہ السلام پورا لکھا گیا اس پر آپ نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھا کریں۔

جماعتی کیسز کے بارے میں بڑی فکر تھی۔ بار بار پوچھتے تھے ہسپتال میں بھی کہ فلاں فلاں کیس کی کیا تاریخ ہے اور کیا اپ ڈیٹ ہے۔ اسی طرح بطور ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی لوگ خوشیوں اور شادیوں کے موقعوں پر بلاتے تھے تو ضرور جاتے تھے کہ یہ میرے اب فرائض میں داخل ہو گیا کیونکہ خلیفہ وقت کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ اسی طرح غمی کے موقع پر بھی لوگوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ پھر ضرورتمندوں کو بیماروں کو پوچھنے کے لئے جایا کرتے تھے اور وقت پر باوجود بیماری کے دفتر آنا اور پورا وقت رہنا، کام کرنا ان کا خاص شیوہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا جنازہ آپ نے پڑھایا اور غسل دینے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ گزشتہ سال ان کی اہلیہ بھی فوت ہوئیں۔ اس کے بعد یہ بھی کافی بیمار ہو گئے دل کی تکلیف پہلے بھی چل رہی تھی۔ میں نے کہا جلسے پہ آ جائیں۔ ان کو خیال تھا کہ شاید میں سفر نہ کرسکوں لیکن بہرحال آ گئے۔ یہاں آ کے ان کی طبیعت بڑی اچھی ہوگئی بڑے ہشاش بشاش رہے۔ مجھے روزانہ ملنے بھی آیا کرتے تھے۔

مکرمہ فوزیہ شمیم صاحبہ صدر لجنہ لاہور کہتی ہیں کہ ناظر اعلیٰ بننے کے بعد ان کی خوبیاں نمایاں ہو کر سامنے آئیں نہایت عاجز خادم دین تھے۔ میں نے بارہا آپ کو کام سے فون کئے۔ اگر میٹنگ میں ہوتے تو پھر دوبارہ فون کر لیتے کئی بار ایسا ہوا کہ میرے پاس اچانک مریم شادی فنڈ کی درخواست آئی اور فوری مطالبہ ہوا، میں فون کرتی اور معذرت کرتی اور مجبوری بتاتی تو انتہائی تحمل سے کہتے کہ امیر صاحب سے پیسے لے لو یا خود انتظام کر لو رقم بھجوا دوں گا بڑے ہمدرد تھے۔ کہتی ہیں کہ میں نے آپ جیسا ہمدرد کوئی نہیں دیکھا۔ کہتی ہیں میں نے جب بھی آپ سے مشورہ مانگا بڑا صحیح مشورہ دیا۔ اب ایسا بزرگ کہاں ملے گا۔

چوہدری حمید اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ تعلیم الاسلام کالج جب 1954ء میں لاہور سے ربوہ منتقل ہوا تو جو انگریزی پڑھانے والے غیر احمدی استاد تھے وہ لاہور میں ہی رہ گئے ربوہ نہیں آئے۔ اس کے بعد محترم میاں خورشید احمد صاحب نے ہی 1956ء میں انگریزی شعبہ کو نئے سرے سے آرگنائز کیا۔ آپ کی اپنی انگلش بہت اچھی تھی ہمیں یاد ہے کہ آپ کے دور میں کالج میں انگلش کا معیار بہت بہتر ہوا۔

امیر ضلع خوشاب منور مجوکہ صاحب کہتے ہیں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں جو میرے ذہن پر ان کی عظیم شخصیت کے ان مٹ نقوش چھوڑ گیا ہے۔ غالباً 2015ء کے اوائل کی بات ہے میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ دو غریب خواتین جن کا تعلق ضلع خوشاب سے تھا میرے پاس آئیں اور کہا کہ ہمیں ناظر اعلیٰ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ ہماری امداد کی درخواست پر امیر ضلع کی سفارش اور دستخط کر دیں۔ کہتے ہیں میں نے فیصلہ کیا کہ ان کی امداد ہم ضلعی سطح پر کر دیں گے بجائے اس کے کہ مرکز کو بھیجا جائے اور امداد بھی ہوگئی۔ دوسرے دن میاں صاحب کا براہ راست فون آ گیا اور مجھ سے استفسار کیا کہ کل آپ کے پاس آپ کے ضلع کی دو غریب عورتیں دستخط اور سفارش کے لئے بھجوائی تھیں وہ آج دوسرے دن بھی واپس میرے پاس امداد لینے نہیں آئیں اور مجھے بے چینی ہے کہ آپ نے انہیں واپس نہ بھجوا دیا ہو لہٰذا ان کی سفارش کر کے میرے پاس بھجوائیں تا کہ ان کی امداد بروقت ہو سکے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ چونکہ ہم نے ضلعی سطح پر ان کی امداد کر دی تھی لہٰذا آپ کے پاس دوبارہ نہ بھجوایا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ احساس ہے جو ہمارے ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے کہ کس طرح کام کرنا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ کام کے لئے بھیج دیا بلکہ جو بھی درخواست آتی ہے وہ خود درخواست دینے والا تو اس کو فالو اَپ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عہدیداروں کو بھی جب تک اس پر عمل درآمد نہ ہو جائے اور شکایت دور نہ ہو جائے یا جو معاملہ ہے وہ طے نہ ہو جائے اس وقت تک اس کو معاملے کو دیکھنا چاہئے اور کوشش کر کے حل کرنا چاہئے بجائے اس کے کہ سر سے ٹالا جائے۔ اگر یہ عادت پیدا ہو جائے ہر عہدیدار میں تو بہت سے مسائل ہمارے ختم ہو سکتے ہیں۔

مکرم مرزا انس احمد صاحب نے ان کے بارے میں لکھا کہ بھائی خورشید تمام عمر خلافت کے قدموں میں بیٹھ کر آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیشمار فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ یقیناً انہوں نے اپنا حق پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے حق پورے کرنے اور نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نمازوں کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا انشاءاللہ۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad